علیؑ علوم کی روشنی میں

از

علامہ شاد گیلانی

Presented by www.ziaraat.com

فہرست مضامین

۱۔ علیؑ علم الاعداد کی روشنی میں
۲۔ علیؑ علم جعفر کی روشنی میں
۳۔ علیؑ ہندسوں کی روشنی میں
۴۔ علیؑ علم رمل کی روشنی میں
۵۔ علیؑ علم النفس کی روشنی میں
۶۔ علیؑ علم الابدان کی روشنی میں
۷۔ علیؑ علم زراعت کی روشنی میں
۸۔ علیؑ علم خواب کی روشنی میں
۹۔ علیؑ علم نجوم کی روشنی میں
۱۰۔ علیؑ علم الجبرا کی روشنی میں
۱۱۔ علیؑ مابعد النفسیات کی روشنی میں

Presented by www.ziaraat.com

وہ اخلاق پر اتر آئے تو نہایت رحم دل اور شریف دوست ثابت
ہو اور اگر غصہ پر آجائے تو ظالم اور بدترین دشمن بن جائے
مگر بہت آدمیوں کو اس سے فائدہ پہنچے۔

۴۔ اس عدد والا صاحب علم و ہنر عالم فاضل شوقین سفر ہو۔ لیکن
خود غرض اور مطلب پرست ہو کوئی نشہ استعمال کرے۔ صاحب تصنیف
و تالیف ہو۔ والدین کا خدمت گزار ہو۔ اپنا بھید نہ کسی کو بتلائے۔
اپنے فائدے کو مد نظر رکھے زندگی خوشی سے گزارے مگر دھوکا فریب
کی عادت رکھے۔ قوت ارادی سے ہر میدان میں فتح پائے خطرہ ہے
کہ مالیخولیا کا مرض اسے نہ آجائے کسی اچھے موقع کا انتظار نہ
کیا کرے دل اس کا مطمئن ہو اور متفرق امور میں وقت کو صرف
کیا کرے۔

۵۔ اس عدد والا سنجیدہ متین حلیم الطبع خوش نصیب صاحب قدر
و منزلت ہو اہل و عیال اور عزیز و اقارب میں شادمان رہے۔
اور کبھی بھی صاحب حکومت بلند مرتبہ اور بڑا دولت مند ہو جائے
کثیر الاولاد رکھے۔ ہر کام سوچ سمجھ کرے۔ ملنسار اور نیک ہو۔
آزاد خیال ہو۔ کبھی عالم باعمل بن جائے اور کبھی مذہب سے
کوسوں دور رہے خوش قسمت ہو اور اپنی عمر تنہائی میں
گزار دے۔

۶۔ اس عدد والا علم نجوم موسیقی، رقص اور سیر و تفریح سے رغبت
رکھے۔ دولت مند ہو، خوش خو اور عمدہ لباس اور اغذیہ سے
محبت رکھے۔ ظاہری ترک و احتشام کا دلدادہ ہو۔ خوبصورت

عورتوں کا شیدائی ہو زندگی آرام سے گزارے مگر عیش پرست
ہو۔ خیالات منتشر اس کے دماغ میں اکثر ہوں۔ روحانیات میں
دلچسپی ہو۔ رحمدل و فیاض اور بہادر ہو تحمل مزاج اور نجوم و حکمت
میں بھی دلچسپی رکھے۔ بیوی پرست ہو۔ مگر ہر کام میں مستقل ہو

۷۔ اس عدد والا مصلح احسان فراموش خود جاہل لیکن عالم دوست
ہو اکثر بے صحت یا بدحالت میں مبتلا ہو عزیز و اقارب سے عناد
رکھے دوست کم اور دشمن زیادہ ہوں۔ حریص لالچی اور
احسان فراموش ہو۔ عمارتوں کا شوق ہو۔ اپنا مفاد خطرے میں
ڈال دے۔ مگر بہی واقفیت حوصلہ مند ہوں اور حالات
بدل کر اچھے ہو جائیں۔ وہم دکان بے بسی اور مایوسی کی طرف
اکثر مائل رہے۔ زیادہ ہوشیار نہ ہو۔

۸۔ اس عدد والا اولوالعزم اور بڑی کاوش و مقابلے کا سامنا
کرتا ہے۔ لیکن مزاج میں استقلال اور ثابت قدمی کی وجہ
سے تکالیف پر فتح یاب ہوتا ہے۔ مادی حالات میں اسے
اچھے اچھے موقع حاصل ہوں۔ بلند حوصلگی اور قوت ارادی
کامیابی کے دروازے کھولے۔ کامیابی ہو اگرچہ اسے
بہت زیادہ جدوجہد ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔ بہت بڑی
مخالفت کا سامنا ہو۔ سفر زیادہ کرے۔ اوسط زندگی اچھی
گزرے۔ امن پسند اور اتفاق کا دلدادہ ہو مگر مالی حالت
کمزور ہو۔ متواضع ملنسار اور خوش اخلاق ہو۔

۹۔ اس عدد والا بڑے آدمیوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس

Presented by www.ziaraat.com

میں قوت جوش عمل بکثرت ہو۔ لوگ اس سے بہت فیض یاب ہوں گے
رفاہ عامہ کے کاموں میں اور ملکی مفاد کی خاطر سیاسی تحریکیں چلانے
ملک اور قوم کا بہی خواہ ثابت ہو مگر تفکرات سے بھرپور زندگی بھی
ان نت گزری ہو گی۔ آرام و آسائش معطل ہو۔ تفکرات میں
زندگی گزرے اور بڑی ہنگامی زندگی ہو۔

یہ ہے مختصر سے مختصر بیان علم الاعداد کا۔

مولود کا عدد نکالنے کے لئے ایک واحد طریقہ ہے کہ تاریخ پیدائش
کے مفرد اعداد اور نام کے مفرد اعداد کا میزان حاصل کریں۔ اور ان کا
حساب کریں۔ اور ان کا استغراق حاصل کر لیں۔ تو عدد مولود حاصل
استغراق حاصل کر لیں۔

اعداد مفرد یہ ہیں۔

حروف	ا	ی	ق	غ	ب	ک	ر	ج	ل	ش	د	م	ت	ھ	ن	ث
عدد	۱	۱	۱	۱	۲	۲	۲	۳	۳	۳	۴	۴	۴	۵	۵	۵

حروف	و	س	خ	ز	ع	ذ	ح	ف	ض	ط	ص	ظ
عدد	۶	۶	۶	۷	۷	۷	۸	۸	۸	۹	۹	۹

مثلاً میری تاریخ پیدائش ۲۴ جنوری ۱۹۳۴ و نام غلام عباس ہے۔

اعداد مفرد یہ ہیں - ۲۴ -	ج	ن	و	ر	ی	۴	۳	۹	۱
عدد ۲۴	۳	۵	۶	۲	۱	۴	۳	۹	۱

غ	ل	ا	م	ع	ب	ا	س
۱	۳	۱	۴	۷	۲	۱	۶

کل میزان - ۴۶ استغراق ۴ + ۶ = ۱۰

دس کا عدد ایک کا عدد ہی کہلاتا ہے۔
لہٰذا ایک کے عدد کے تحت میرے حالات ملاحظہ فرمائیں۔
اور اگر اس مختصر سے بیان پر آپ قائل نہ ہوں تو عنقریب
ایک جامع نسخہ علم الاعداد پر لکھوں گا۔
میرا مطلب یہ ہے کہ دنیا کا ہر شخص ایک سے لے کر ۹ تک کے
کسی نہ کسی عدد سے متعلق ہے۔ میرا مولا علیؑ ۲ کے عدد سے تعلق
رکھتے ہیں۔

جیسے تو کل شیء احصیناہ فی امام مبین کے تحت ساری
کائنات علیؑ کے اندر ہے مگر علیؑ کی اپنی ذات کا عدد ۲ ہے۔
۲ کا عدد مولا علیؑ کے لئے اور مولا علیؑ ۲ کے لئے۔
امیر کائنات کے حالات زندگی کو ملاحظہ کیجئے اور پھر ۲ کے
عدد کے تحت جو مختصر سا بیان ہے اسے ملاحظہ کیجئے۔ آپ کو
اس مختصر سے بیان میں علیؑ کی زندگی کا صحیح عکس نظر آئے گا۔
نیک، خوبصورت، صاحب حکومت۔ انصاف میں یگانہ، صلح دوست
ہیں صاحب عزت، خوش طبع، شیریں کلام۔ فصیح البیان عالم بے عدیل
صاحب شرم و حیا، صاحب تیغ۔ بہادر الغرض صاحب علم۔
انہوں نے اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ اور پوری زندگی اخلاص
میں گزار دی۔ یہ الفاظ ہیں علم الاعداد کے اور پورے نصاب میں
آپ کو ۲ کے ہندسے کے تحت یہی الفاظ ملیں گے۔ گویا علیؑ کے لیے ۲ کا ہندسہ
مگر تعجب اس بات پر ہے کہ ۲ کا ہندسہ میرے مولا کی ذات سے اس طرح
"قدم بوسی" ہے میرے مولا کے ہر لقب کا عدد بھی ۲ نظر آتا ہے۔
آپ بھی تعجب خیز نظروں سے ۲ کے ہندسے کو علیؑ کے قدموں میں دیکھئے

Presented by www.ziaraat.com

۱- علیؑ

ع ل ی
۷ ۳ ۱ میزان ۱۱ استنطاق ۲

۲- محمدؐ

م ح م د
۴ ۸ ۴ ۴ میزان ۳۰ استنطاق ۳

۳- علیؑ ابن ابی طالبؑ

ع ل ی ا ب ن ا ب ی ط ا ل ب
۷ ۳ ۱ ۱ ۲ ۱۵ ۲ ۱ ۹ ۱ ۳ ۲ میزان ۳۸ استنطاق ۱۱ صغیرہ ۲

۴- علیؑ امام معصوم عن الخطا

ع ل ی ا م ا م م ع ص و م ع ن ا ل خ ط ا میزان ۱۸۳ استنطاق ۱۱
۷ ۳ ۱ ۱ ۴ ۱ ۴ ۴ ۷ ۹ ۶ ۴ ۷ ۵ ۱ ۳ ۶ ۹ ۱ صغیرہ ۲

۵- سفینۃ النجا

س ف ی ن ۃ ا ل ن ج ا میزان ۳۸ استنطاق ۱۱
۶ ۸ ۱ ۵ ۵ ۱ ۳ ۵ ۳ ۱ ۱ صغیرہ ۲

۶- اخی الرسولؐ

ا خ ی ا ل ر س و ل میزان ۲۹ استنطاق ۱۱
۱ ۹ ۱ ۱ ۳ ۲ ۶ ۶ ۳ صغیرہ ۲

۷- قسیم الجنۃ

ق س ی م ا ل ج ن ۃ
۱ ۶ ۱ ۴ ۱ ۳ ۳ ۵ ۵ میزان ۲۹ استنطاق ۱۱ صغیرہ ۲

۸- مثال کعبہ

م ث ا ل ک ع ب ہ
۴ ۵ ۱ ۳ ۲ ۷ ۲ ۵ میزان ۲۹ استنطاق ۱۱ صغیرہ ۲

۹- ایمان مجسم

ا ی م ا ن م ج س م میزان ۲۹ استنطاق ۱۱ صغیرہ ۲
۱ ۱ ۴ ۱ ۵ ۴ ۳ ۶ ۴

۱۰- ناصر الرسول

ن ا ص ر ا ل ر س و ل میزان ۳۸ استنطاق ۱۱ ... صغیرہ ۲
۵ ۱ ۹ ۲ ۱ ۳ ۲ ۶ ۶ ۳

۱۱- قرآن الناطق

ق ر ا ن ا ل ن ا ط ق میزان ۲۹ استنطاق ۱۱ صغیرہ ۲
۱ ۲ ۱ ۵ ۱ ۳ ۵ ۱ ۹ ۱

۱۲- علیؑ حق ہے

ع ل ی ح ق میزان ۲۰ .... صغیرہ ۲
۷ ۳ ۱ ۸ ۱

۱۳- امام المتقین

ا م ا م ا ل م ت ق ی ن میزان ۲۹ استنطاق ۱۱ صغیرہ ۲
۱ ۴ ۱ ۴ ۱ ۳ ۴ ۴ ۱ ۱ ۵

۱۴- صراط السوی

ص ر ا ط ا ل س و ی میزان ۳۸ استنطاق ۱۱ صغیرہ ۲
۹ ۲ ۱ ۹ ۱ ۳ ۶ ۶ ۱

۱۵- سید

س ی د
۶ ۱ ۴ میزان ۱۱ .... صغیرہ ۲

۱۶- اسد

ا س د
۱ ۶ ۴ میزان ۱۱ .... صغیرہ ۲

Presented by www.ziaraat.com

۱۷ - حزب اللہ

ح ز ب ا ل ل ہ
۸ ۷ ۲ ۱ ۳ ۳ ۵
میزان ۲۹ استنطاق ۱۱ صغیرہ ۲

۱۸ - امام کونین

ا م ا م ک و ن ی ن
۱ ۴ ۱ ۴ ۲ ۶ ۵ ۱ ۵
میزان ۲۹ استنطاق ۱۱ ... صغیرہ ۲

۱۹ - مومن اول

م و م ن ا و ل
۴ ۶ ۴ ۵ ۱ ۶ ۳
میزان ۲۹ استنطاق ۱۱ ... صغیرہ ۲

۲۰ - لسان صدق

ل س ا ن ص د ق
۳ ۶ ۱ ۵ ۹ ۴ ۱
میزان ۲۹ استنطاق ۱۱ ... صغیرہ ۲

۲۱ - مشکل کشائے دین

م ش ک ل ک ش ا ی د ی ن
۴ ۳ ۲ ۳ ۲ ۳ ۱ ۱ ۴ ۱ ۵
میزان ۲۹ استنطاق ۱۱ صغیرہ ۲

۲۲ - ضیغم اسلام

ض ی غ م ا س ل ا م
۸ ۱ ۱ ۴ ۱ ۶ ۳ ۱ ۴
میزان ۲۹ استنطاق ۱۱ صغیرہ ۲

۲۳ - والد شبرؑ شبیرؑ

و ا ل د ش ب ر ش ب ی ر
۶ ۱ ۳ ۴ ۳ ۲ ۲ ۳ ۲ ۱ ۲
میزان ۲۹ استنطاق ۱۱ صغیرہ ۲

۲۴ - باب مدینۂ علم

ب ا ب م د ی ن ہ ع ل م
۲ ۱ ۲ ۴ ۴ ۱ ۵ ۵ ۷ ۳ ۴
میزان ۳۸ استنطاق ۱۱ صغیرہ ۲

۲۵ - محسن اسلام

م ح س ن ا س ل ا م
۴ ۸ ۶ ۵ ۱ ۶ ۳ ۱ ۴
میزان ۳۸ استنطاق ۱۱ صغیرہ ۲

۲۶ - علیؑ لسان اللہ

ع ل ی ل س ا ن ا ل ل ہ
۷ ۳ ۱ ۳ ۶ ۱ ۵ ۱ ۳ ۳ ۵
میزان ۳۸ استنطاق ۱۱ عدد صغیرہ ۲

۲۷ - کرم اللہ

ک ر م ا ل ل ہ
۲ ۲ ۴ ۱ ۳ ۳ ۵
میزان ۲۰ ...... صغیرہ ۲

۲۸ - درِ علم

د ر ع ل م
۴ ۲ ۷ ۳ ۴
میزان ۲۰ ...... صغیرہ ۲

۲۹ - القمر

ا ل ق م ر
۱ ۳ ۱ ۴ ۲
میزان ۱۱ ...... صغیرہ ۲

۳۰ - مولائے کل

م و ل ا ی ک ل
۴ ۶ ۳ ۱ ۱ ۲ ۳
میزان ۲۰ ..... صغیرہ ۲

Presented by www.ziaraat.com

٣١- اہل البیتؑ

اھل ال ب ی ت

٥١ ٣١ ٣ ٢ ١ ٤ میزان ٣٠ ۔ ۔ ۔ صغیرہ ٣

٣٢- طاہر الاطہر

طا ھ ر ال ا ط ھ ر

٥١٩ ٣١٢ ١ ٣ ٩٥ ٢ میزان ٣٨ استنطاق ١١ صغیرہ ٣

٣٣- ہادی

ھ ا د ی

٥ ١ ٤ ١ میزان ١٠ ۔ ٩ ۔ استنطاق ٢ صغیرہ ٣

٣٤- وصی برحق

و ص ی ب ر ح ق

٦ ٩ ١ ٢ ٢ ٨ ١ میزان ٢٩ استنطاق ١١ ۔۔ صغیرہ ٣

٣٥- اشداء علی الکفار

اش دا ء عل ی ال ک ف ا ر

١٣ ٤١ ١١ ٣ ٢ ١ ٨ ١ ٣ میزان ٣٨ استنطاق ١١ صغیرہ ٣

٣٦- عترت الرسولؐ

ع ت ر ت ال ر س و ل

٤ ٤ ٣ ٢ ١ ٤ ٢ ٢ ٦ ٣ میزان ٣٨ استنطاق ١١ ۔۔ صغیرہ ٣

٣٧- علیؑ ابو تراب

ع ل ی ا ب و ت ر ا ب

٧ ٤ ٣ ١ ٢ ٦ ٤ ٣ ١ ٢ میزان ٣٩ استنطاق ١١ صغیرہ ٣

٣٨- خیر البشر

خ ی ر ال ب ش ر

٦ ١ ٢ ١ ٣ ٢ ٣ میزان ٣٠ ۔۔۔۔ صغیرہ ٣

٣٩- انا و علیؑ من نور واحد (حدیث رسول)

ا ن ا و ع ل ی م ن ن و ر و ا ح د

١٥١ ٦ ٤ ٣١ ٤ ٥ ٥ ٦ ٢ ٣ ١٦ ٨ ٤ میزان ٦٥ استنطاق ١١ صغیرہ ٣

٤٠- ھذا صراط علیٍ مستقیم (آیہ قرآن)

ھ ذا ص را ط ع ل ی م س ت ق ی م

٥ ٤ ١ ٩ ٣١ ٩ ٧ ٤ ١٣ ٤ ٦٣ ١ ٤ ١ ٤١ میزان ٥١٠٥ استنطاق ١١ صغیرہ ٣

٤١- مرج البحرین یلتقیان (آیہ قرآن)

م ر ج ال ب ح ر ی ن ی ل ت ق ی ا ن

٤ ٢ ٣ ١ ٣ ٨ ٢ ١ ٥ ٢ ٣ ١ ٤ ١ ١ ١ ٥١ میزان ٤٢ استنطاق ١١ صغیرہ ٣

٤٢- من الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ - (آیۂ قرآن)

م ن ال ن ا س م ن ی ش ر ی ن ف س ا ب ت غ ا ء

٤ ٥ ١ ٣ ٥ ١ ٦ ٤ ٥ ١ ٣ ١٢ ٥ ٨ ٦ ١ ٢ ٤ ١ ١ ١

م ر ض ا ت ال ل ھ

٤ ٢ ٨ ١ ٤ ٣ ٣ ٥ میزان ١٠١ استنطاق ١١ ۔۔۔ صغیرہ ٣

٤٣- فھذا علیاً مولا (حدیث رسول)

ف ھ ذ ا ع ل ی ا م و ل ا

٨ ٥ ٧ ١ ٣ ٢ ١ ١ ٤ ٦ ٣ ١ میزان ٤٤ استنطاق ١١ صغیرہ ٣

Presented by www.ziaraat.com

۴۴- علیؑ منی و انا منہ (حدیث رسول)

ع ل ی م ن ی و ا ن ا م ن ہ] میزان ۵۶ - استحقاق ۱۱

۸ ۷ ۳ ۱ ۴ ۵ ۱ ۶ ۱ ۵ ۱ ۴ ۵ ۵] صغیرہ ۲

۴۵- علیؑ حجت اللہ

ع ل ی ح ج ت ا ل ل ہ] میزان ۳۸ - استحقاق ۱۱

۷ ۳ ۱ ۸ ۳ ۴ ۱ ۳ ۳ ۵] صغیرہ ۲

۴۶- ابو الحسنینؑ

ا ب و ا ل ح س ن ی ن] میزان ۳۸ - استحقاق ۱۱ صغیرہ ۲

۱ ۲ ۱۴ ۳ ۸ ۶ ۵ ۱ ۵

۴۷- نعمت

ن ع م ت] میزان ۲۰ . . . . صغیرہ ۲

۵ ۷ ۴ ۴

۴۸- موت احمر

م و ت ا ح م ر] میزان ۲۹ استحقاق ۱۱ صغیرہ ۲

۴ ۶ ۴ ۱ ۸ ۴ ۲

۴۹- الغالب

ا ل غ ا ل ب] میزان ۱۱ . . . صغیرہ ۲

۱ ۳ ۱ ۳ ۱ ۲

۵۰- ہادی الی الحق

ہ ا د ی ا ل ی ا ل ح ق] میزان ۲۹ - استحقاق ۱۱

۵ ۱ ۴ ۱ ۱ ۳ ۱ ۱ ۳ ۸ ۱] صغیرہ ۲

۵۱- زوج الفاطمہؑ

ز و ج ا ل ف ا ط م ہ] میزان ۴۷ - استحقاق ۱۱

۷ ۶ ۳ ۱ ۳ ۸ ۱ ۹ ۴ ۵] صغیرہ ۲

۵۲- مظہر العجائب

م ظ ہ ر ا ل ع ج ا ئ ب] میزان ۳۸ - استحقاق ۱۱

۴ ۹ ۵ ۲ ۱ ۳ ۷ ۳ ۱ ۱ ۲] صغیرہ ۲

۵۳- صبغۃ اللہ

ص ب غ ۃ ا ل ل ہ] میزان ۲۹ استحقاق ۱۱

۹ ۲ ۱ ۵ ۱ ۳ ۳ ۵] صغیرہ ۲

۵۴- ذی القربیٰ

ذ ی ا ل ق ر ب ی] میزان ۲۰ . . . صغیرہ ۲

۸ ۱ ۱ ۳ ۱ ۲ ۲ ۱

۵۵- محسن عالم

م ح س ن ع ا ل م] میزان ۳۸ استحقاق ۱۱ - صغیرہ ۲

۴ ۸ ۶ ۵ ۷ ۱ ۳ ۴

Presented by www.ziaraat.com

بہ بخشے
اگر آپ کو خدا "محمد و آل محمد" کی نعمت عطا فرما دے
تو میرے حق میں بھی دعائے خیر فرمائیے۔ جناب! میں نے
آپ کی خیر خواہی کی خاطر اپنا علم پیش نہیں کیا۔ مجھے صرف
ان کی خوشی مطلوب ہے جن کی خوشی خدا اور رسولؐ خدا کو بھی
منظور ہے۔

اللہ آپ کو استقامت دین بخشے۔

آپ کا شاد گیلانی

قاعدہ کی تشریح

حروف خالص:- سوال مفصل اور واضح ہونا لازمی ہے
ورنہ جواب مختصر اور بے ربط سا حاصل ہوگا۔ مشق کرنے پر سوال
کی نوعیت کا بخوبی پتہ چل سکتا ہے کہ کس طرح سوال بند ہو
تو جواب با معنی و مربوط صحیح آ سکتا ہے ——— سوال لکھ کر اس
کے حروف کو علیحدہ علیحدہ لکھیں اور جو حروف مکرر آتے ہوں
ان کو کاٹ دیں۔ حروف خالص ایسے حروف کو کہا جاتا ہے جو
مکرر نہ آتے ہوں۔ مثلاً سوال ہے کہ کعبہ کس ملک میں واقع ہے
حروف مفردہ ہوتے = ک ع ب ہ ک س م ل ک م ی
ں و ا ق ع ہ ے

عملی علم جفر کی روشنی میں

میں یہ نہیں کہتا کہ میں اس علم میں مہارت رکھتا ہوں مگر
یہ کہنا بھی غلط ہے کہ میں کچھ نہیں جانتا۔ اب تک میری ۱۳-۱۴
کتابیں اس علم پر شائع ہو چکی ہیں۔ اور شاید میں کہہ سکتا ہوں ۳۰ سال
نہیں گزرا کہ ان کے مقابلے کی کتابیں ابھی تک مارکیٹ میں آ
سکیں۔ جہاں تک میری ریسرچ کا تعلق ہے آپ تقریباً ۲۱ علم کے
۳۰۰ قواعد ہیں لیکن اس کتابچہ میں صرف ایک آسان قاعدہ
کو پیش کر رہا ہوں۔

یہ قاعدہ بدوح مثلث کے نام سے مشہور ہے۔ سوالات بہت
کئی طریقوں سے حل ہوتا ہے ان کے مختلف طریقوں کی وضاحت
میں اپنی دوسری کتابوں میں لکھ چکا ہوں۔

قاعدہ بڑا آسان اور جامع ہے۔ اس میں چند مخصوص قواعد
بھی ہیں اور چند رعایات بھی ہیں مگر ان رعایات سے جواب
صرف ایک ہی بنتا ہے۔ فقط ایک جواب۔ اور دوسرا جواب اور
نہیں ہو سکتا۔ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کوشش کے باوجود نہیں ہو
سکتا۔ اگر آپ یہ چاہیں کہ حاصل جواب کا تردیدی جواب بھی آپ
کو مل جائے اور آپ حاصل شدہ فقرہ کو مسخ کر دیں تو یہ بات
آپ کے امکان سے باہر ہے۔

آئیے! ایک "صحیح تجزیہ" ذہن سے متصلات جفر کو ملاحظہ
فرمائیے۔ اور یقین و اعتماد کے ساتھ حل شدہ سوالات کو میزان عمل

۱۲ حروف کم کر آئے ہیں ان پر میں نے نشان لگا دیا ہے۔
اب حروف خالص کی سطر یہ ہے۔ ک ع ب ص س م ل ی ن د ا ق۔
یہ حروف خالص سوال کی بنیاد ہیں ان کو اصطلاح جفر میں
اساس کہتے ہیں انہیں حروف کے ہیر پھیر سے جواب کی تشکیل ہوتی ہے

"صدر موخر"

دائیں سے بائیں۔ حروف کو بدلنے کا نام صدر موخر ہے۔
ایک حرف دائیں طرف سے دوسرا بائیں طرف سے لیکر ایک
سطر میں لکھیں۔ اور علی الترتیب لکھتے جائیں۔ مثال سے واضح
کرتا ہوں۔

حروف خالص۔ ک ع ب ص س م ل ی ن د ا ق

صدر موخر۔ ک ق ع ا ب د ص ن س ی م ل

اوپر کے اعداد کو دیکھیں جیسے عدد ۱ کا حرف لیا گیا۔ پھر ۱۲
کے تحت جو حرف ہے وہ لکھا گیا ہے۔ پھر ۲ ۔ ۱۱ سے پھر ۳۔ ۱۰
علی ہذا القیاس۔

موخر صدر۔ سطر صدر موخر کو موخر صدر کریں۔ بائیں سے دائیں
سابقہ طریق کی طرح حروف لیتے جائیں۔

مثلاً سطر صدر موخر۔ ک ق ع ا ب د ص ن س ی م ل

سطر موخر صدر۔ ل ک م ق ی ع س ا ن ب ص د

اوپر کے اعداد کی ترتیب کے مطابق اس سطر کو لکھیں۔
یہ تین سطور آپ کے سوال کا جواب پیدا کرتی ہیں۔
سطر خالص کو A تصور کریں۔ سطر صدر موخر کو B تصور

کریں۔ سطر موخر صدر کو C تصور کریں اب ملاحظہ فرمائیے کہ ابجد
کے ۲۸ حروف ہیں ان ۲۸ حروف کو ۹ حصوں میں تقسیم کیا
گیا ہے۔ حصہ اول کے حصے میں ۴ حروف اور باقی ہر عدد
کے حصے میں ۳-۳ حروف ہیں۔

ایقغ

عدد	حروف	عدد	حروف
۱	ا ی ق غ	۶	و س خ
۲	ب ک ر	۷	ز ع ذ
۳	ج ل ش	۸	ح ف ض
۴	د م ت	۹	ط ص ظ
۵	ہ ن ث		

گویا ایقغ کے لحاظ سے ای ق غ کا ایک عدد ہے۔ الف
کا ایک عدد ی کا ایک عدد ق کا ایک عدد۔ غ کا ایک عدد
[illegible]
[illegible]
یہ عدد مختصر سا ہے۔

	۱	۲	۳	۴
مثلاً سطر خالص A =	غ	ل	ک	ب
سطر صدر موخر B =	غ	ب	ل	ک
سطر موخر صدر C =	ک	غ	ل	ب

مرتبہ اول کے نیچے ۳ حروف ہیں غ غ ک اب ایقغ
کے لحاظ سے غ کے ۳ عدد۔ دوسرے ک کے ۲ عدد

Presented by www.ziaraat.com

ن کے ۷ عدد = ۳ + ۳ + ۷ = ۱۳ اس کے ساتھ ایک
عدد مرتبہ کو جمع کیا ۱۳ + ۱ = ۱۴
مرتبہ دوم کے حروف ل ب ج
عدد ۳ ۲ ۳ = ۸ + ۲ مرتبہ = میزان ۱۰
مرتبہ سوم کے حروف ق ل ل
۷ ۳ ۳ = ۱۳ + ۳ مرتبہ = میزان ۱۶

اسی طرح آپ تمام سوالات کے اعداد مستحصلہ حاصل کر لیں۔

مراتب کی تشکیل

اس قاعدہ میں مراتب کے اعداد کو خاص دخل ہے ان کے جمع کئے بغیر حروف مستحصلہ نہیں آسکتے۔ اس کا قانون یہ ہے کہ سطر اساس کے جس قدر حروف ہوں ان کے حصے کر لیں۔ زیادہ سے زیادہ ۳ حصے کریں۔ اگر حروف زیادہ ہوں تو ۴ حصے بھی کر سکتے ہیں اگر حروف اساس ۱۴ ہوں۔ تو ۷ کے ۲ حصے کر لیں۔ اور ہر حصے پر ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸
۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ تک کے اعداد مراتب لکھ دیں۔

اگر ۱۵ حروف ہوں۔ تو ۵ - ۵ کے ۳ حصے کر لیں۔
اگر ۱۶ حروف ہوں تو ۸ - ۸ کے ۲ حصے کر لیں۔
اگر ۱۷ حروف ہوں۔ تو ۶ - ۶ کے ۲ حصے اور تیسرا حصہ ۵ حروف کا بنا دیں۔
اگر ۱۸ حروف ہوں۔ تو ۶ - ۶ کے ۳ حصے کر دیں۔
اگر ۱۹ حروف ہوں۔ تو ۶ - ۶ کے ۳ حصے اور ایک حرف

چھٹے حصے کو الگ کر دیں۔
اگر ۲۰ حروف ہوں تو ۵ - ۵ کے ۴ حصے کر لیں۔
علیٰ ہذا القیاس۔

عدد میزان سے عدد مستحصلہ لینا

آپ نے حروف کی تقسیم بقاعدہ ابجد الفتح سمجھ لی ہیں۔ آپ اعداد حروف سطر A - B - C + مرتبہ کا میزان ہر حرف کے نیچے لکھ دیں۔ یہ میزان اعداد ہے ان اعداد سے مستحصلہ لینے کا قاعدہ یہ ہے۔

۱۔ اگر یہ مجموعہ ۲۸ سے زیادہ ہو جائے تو ۲۸ نفی کر دیں باقی کا عدد مستحصلہ ہوگا۔
۲۔ اگر یہ مجموعہ ۱۴ سے زیادہ ہو تو ۱۴ نفی کر دیں باقی کا مستحصلہ ہوگا۔
۳۔ اگر کسی خانہ میں ایسا عدد میزان آ جائے جو خانہ کے عدد پر پورا تقسیم ہو سکے تو تقسیم کر کے حاصل قسمت کا عدد لکھ دیں یہ عدد مستحصلہ ہوگا۔
مثلاً خانہ ۵ میں میزان ۲۰ آیا۔ ۲۰ ÷ ۵ = حاصل قسمت ۴ = یہ عدد مستحصلہ ہے۔
۴۔ اگر میزان میں ۱۱ عدد آئے تو ۲ عدد مستحصلہ ہوگا۔
۵۔ اگر میزان میں ۱۲ عدد ہو تو ۳ عدد مستحصلہ ہوگا۔

Presented by www.ziaraat.com

حرف مستحصلہ

دائرہ ابتث کے ۲۸ حروف ہیں جن کو دائرہ کی صورت میں لکھنے سے ۲ دائرے بن جائیں گے ایک دائرہ باہر کے ۱۴ حروف کا دوسرا دائرہ اندر کے ۱۴ حروف کا یہ آمنے سامنے

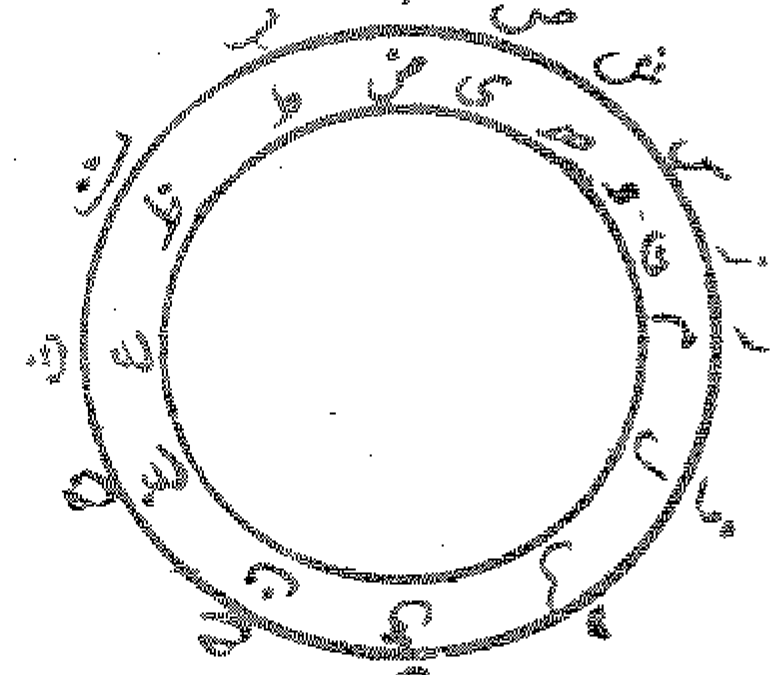

کے حروف ایک دوسرے کے نظیرہ ہیں مثلاً الف کا نظیرہ ض ہے ض کا نظیرہ الف ہے۔

ب کا نظیرہ ط ہے ط کا نظیرہ ب ہے علیٰ ہذا القیاس یہ نظیرہ از روئے ابجد ابتث ہے۔

باہر کا دائرہ:- ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص

اندر کا دائرہ:- ض ط ظ ع غ ف ق ک ل م ن و ہ ی

آپ نے ابجد ابتث کے دائرے سے مستحصلہ کا حرف لینا ہے۔

آپ سطر مؤخر صدر کے حرف کو حذف کریں اور بعد مستحصلہ کو بھی تذکرہ میں نہ رکھیں اگر آپ کی سطر مؤخر صدر کا حرف باہر والی سطر میں ہوگا تو اس حرف سے نیچے والے حروف سے مستحصلہ کے مطابق لیں گے آپ حرف مستحصلہ لیں گے۔ اگر سطر مؤخر صدر کا حرف نیچے والی سطر میں ہوگا تو اس حرف کے اوپر والے حروف سے مستحصلہ کے مطابق آپ حرف مستحصلہ لیں گے

حروف سے بعد مستحصلہ [illegible] اور یہ حرف تو آپ [illegible] آگے یا نیچے [illegible] مشتاق نہیں کر رہا ہے اس کو لیں گے یہ علم نہایت ہی [illegible] ہے کہ [illegible] بغیر آپ [illegible] کر رہے ہیں۔ آپ [illegible] سے جواب کا حرف آ رہا ہے یا [illegible] سے آ رہا ہے۔

یا [illegible] حرف کو [illegible] سطر آ رہا ہے یا شش حرف کو [illegible] سے آ رہا ہے [illegible] اب آپ کی مشق پر منحصر ہے۔

[illegible] علم کی ایک [illegible] آپ کے سپرد کر رہے ہیں جو بات آپ کے وہم و گمان میں نہیں آ سکتی جو علم آپ کو دنیا کی کوئی فرد تفہیم نہیں دے سکتا۔

جو علم دنیا بھر کے علوم سے بلند ہے جو علم مبداء علوم ہے۔ وہ علم ہم نے آپ کے سپرد کر دیا ہے ——— ایک وعدہ [illegible] سے نہیں بلکہ [illegible] کی تفصیل ہے ——— ہماری [illegible] کے ساتھ ——— [illegible] کی تفصیل

Presented by www.ziaraat.com

کہ سرتیب ـــــ اتنی قربانی دیا کا اور کوئی قدر نہیں دے سکتا۔
یہ سب کچھ میں آلِ محمدؐ کی خوشنودی کے لئے کر رہا ہوں۔
آپ لوگوں پر میرا کوئی احسان نہیں ہے بلکہ میں اپنی نجات
کا ذریعہ پیدا کر رہا ہوں۔
کاش! آلِ محمدؐ کا خصوصی کرم مجھ پہ ہو جائے!!
اس علم کی روشنی میں مولائے کائنات امیر المومنین علی
علیہ السلام کی ذات والا صفات کے متعلق چند سوالات
حل کر رہا ہوں۔
اگر جواب غلط ہو۔
یا کوئی اور جواب جناب کو نظر آئے تو آپ ڈنکے کی
چوٹ مجھ سے بات کر سکتے ہیں۔
اگر جواب صحیح ہوا اور علم جفر سے آیا ہو۔ اس جواب کے
سوا ـــ کوئی اور جواب کے پیدا کرنے میں عاجز ہوں۔
تو آپ بھی اس کو چھوڑ دیں اور نہایت عقیدت سے اپنے
دل اور دماغ سے [illegible]۔ اپنا ضمیر سے [illegible]
اور اگر خدا نخواستہ [illegible] تو آل محمدؐ کے حضور [illegible]
کا مظاہرہ کریں۔

قواعد کی مزید تشریح

۱- سطر کا اول حرف اور آخری حرف کے لئے یہ رعایت عمومی
ہے کہ حرف جواب جس سطر سے بھی پیدا ہو رہا ہو تو اسی سطر

سے کریں۔
۲- سطر مراتب میں جو عدد ہو اگر عدد مستحصلہ بھی وہی ہو تو سطر
موخر الذکر کا حرف نظیرہ مستحصلہ ہوگا یا اس کا قریبی حرف
مثلاً عدد ۵ ہوں مراتب کے ـــ اور عدد مستحصلہ
بھی ۵ ہو۔ اور حرف سطر موخر صدر ۴ ہو تو مستحصلہ
اگر مں ہو تو الف مستحصلہ ہوگا۔ یا ب
۳- اصول تو صرف یہ ہے کہ سطر مخالف سے گنتی کر کے حرف
مستحصلہ لیا جائے اگر بالفرض جواب ناطق نہ آ رہا ہو۔
تو بعض حروف کا اسی سطر سے بھی مستحصلہ لے سکتے ہیں۔
۴- اگر ایک عدد مستحصلہ ہو تو کئی بار سطر نظیرہ کے حرف سے
مستحصلہ پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً عدد مستحصلہ ایک عدد ہے
اور حرف سطر موخر صدر ب ہے تو اس کا نظیرہ بلحاظ
ابجد ابتث ط ہے۔ لہٰذا حرف ط مستحصلہ ہوا۔
۵- اگر عدد مرتبہ اور عدد مستحصلہ ایک ہی جیسا عدد ہو۔ تو
خود حرف سطر موخر صدر مستحصلہ کا کام دے گا یا اس
کا حرف نظیرہ از روئے ابجد ابتث
۶- اگر مرتبہ کا عدد ایسا ہو کہ جو میزان اعداد پر تقسیم ہو جائے
اور حاصل قسمت ایسا عدد آ جائے جو مرتبے کے عدد کے
برابر ہو تو اس صورت میں عدد مذکورہ کی گنتی کر کے مستحصلہ
لینا پڑے گا مثلاً عدد مرتبہ ۴ ہے۔ اور میزان ۱۶ ہے
۱۶ ÷ ۴ = حاصل قسمت ۴ ہے۔ عدد مستحصلہ ۴ ہوا۔

Presented by www.ziaraat.com

مرتبہ بھی ۴ ہے اور عدد متصلہ بھی ۴ ہے۔ مگر چونکہ یہ عدد بعد تقسیم حاصل ہوا ہے۔ اس لئے شرط نمبر ۶ کے تحت متصلہ نہیں لیا جائے گا۔ بلکہ گنتی کرکے متصلہ لیا جائے گا۔

۷۔ اگر عدد مرتبہ ۴ ہو اور میزان کا عدد ۲۴ یعنی ۴ ہو تو ۴ کی گنتی کرکے حرف متصلہ لینا پڑیگا۔

۸۔ اگر عدد مرتبہ ۲ ہو اور میزان ۱۱ یعنی ۲ ہو تو ۲ کی گنتی کرکے متصلہ لینا پڑیگا۔

۹۔ مرتبہ ۵ کے تحت ۱۴ میزان ہو تو ۹ کے عدد سے متصلہ لیا جائے گا۔ ۱۴ - ۵ = ۹

۱۔ سوال۔ حق مجسم در دین مصطفےٰ کیست؟

راشی	۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ، ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷
حروف مقصود	ح ق م ج س د ر ی ن ص ط ف ک ت
مقدم مؤخر	ح ت ق ک م ف ج ط س ص د ن ر ی
مؤخر مقدم	ی ج ر ت ن ق د ک ص م س ف ط ج
میزان	۱۸، ۱۵، ۱۰، ۱۳، ۲۳، ۱۹، ۱۲ ، ۱۷، ۱۰، ۲۲، ۱۴، ۲۳، ۲۷، ۱۹، ۱۵
عدد متصلہ	۴، ۱، ۱۰، ۴، ۴، ۶، ۳ ، ۲، ۴، ۳، ۹، ۳، ۷، ۵، ۱
حروف متصلہ	ث ق غ ظ س ل خ ن س ذ ض خ ع
نظیرہ	ح ق ن م ا ع ل ی ن ا م ط ی ب
جواب	احق نما علی نام طیب

نمبر کی ترتیب کے لحاظ سے نظیرہ

ا ب ج د ھ و ز ح ط ی ک ل م ن
س ع ف ص ق ر ش ت ث خ ذ ض ظ غ

الف کا نظیرہ س
س کا نظیرہ الف
ب کا نظیرہ ع
ع کا نظیرہ ب
علی ہذا القیاس

تشریح

حرف	عدد متصلہ	حرف نظیرہ واقعہ	گنتی	حروف متصلہ
ی	۴	ص	ص ا ب ث	ث
ح	۱	ق	ق	ق
ر	۱۰	م	م ث و ص ی ت ظ ع غ	غ
ت	۴	ظ	مرتبہ کا عدد بھی ۴ اور یہ عدد گنتی ہی ۴ لہٰذا متصلہ	ظ
ن	۴	ل	س ش ص ا	ا
ق	۵	غ	غ ج ث ت ب	ب
د	۲	ک	ک ل	ل
ک	۲	د	د ج	خ
ص	۴	ی	ی ص د ن	ن
م	۲	ر	ر س	س

Presented by www.ziaraat.com

تشریح

حرف	عدد مستحصلہ	نظیرہ ابجدیت	گنتی	مستحصلہ
ق	۹	ح	ح د ذ ر ز س ش ص ا	ا
ع	۸	ث	ث ج ح خ د ذ ر ز	ز
س	۴	و	و ھ ص ی	ی
ت	۴	ظ	ظ ط ص ی تقسیم کیا کیونکہ تعداد کم ہے اس لئے کمی کی	ی
ن	۱	ذ	س مرتبہ اور مستحصلہ کیونکہ ایک حرف ہے ذ کے ساتھ والا حرف لیا ۔	س
ا	۱۰	ض	ض ط ظ ع غ ف ق ک ل م	م
ہ	۵	ش	ش ص ا ب ت	ت
ی	۱۴	ص	ص سے چودھواں حرف ا	ا

ازلی اسم است

۳- در شب معراج خدا بلہجہ کلام کس خطاب کرد؟

مرتبہ	۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶	۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۱
اساس	د ر ش ب م ع	ا ج ل ہ ک س خ

Presented by www.ziaraat.com

حرف	عدد مستحصلہ	حرف نظیرہ ابجدیت	گنتی	حرف مستحصلہ
س	۹	و	ن م ل ک ق ف غ ع ظ	ظ
ق	۱۳	ح	غ ذ ر ز س ش ص ا ب ت ث	ث
ط	۵	ب	ت ث ج ح خ	خ
ش	۱	غ	غ	غ

جواب حق نما علیؑ نام مبارک

(نوٹ) بعض حروف مستحصلہ نمونہ ناطق ہوتے ہیں اور بعض نظیرہ ابجد ہونے سے ناطق ہوتے ہیں ۔ آپ کو علم پر عبور ہونے کے بعد تو بات آسان ہو جائیگی ۔

۴- علیؑ نفس اللہ ہست یا نہ؟

مرتبہ	۱ ۲ ۳ ۴ ۴	۱ ۲ ۳ ۴ ۱
اساس	ع ل ی ن	ف س ا ل ہ
نظیرہ	ع ت ل ھ	ی ا ر ص و
مستحصلہ	ف خ ث	ن ل ا ص ی
میزان	۱۸-۴-۳۴-۲۳	۱۵-۱۲-۱۰-۳۰-۱۲
تعداد مستحصلہ	۹-۸-۴-۴	۱-۶-۱۰-۵-۱۴
مستحصلہ	ا ز ل ی	س ا م ت ا
نظیرہ	ا ز ل ی	ا س م ت س

ازلی اسم ست

مؤخر صدر	د غ ی س ش ک ب م ص غ ل ا ج
مؤخر صدر	ۃ و ا خ ل ہ ع س ص ش د ر ب
میزان	۱۲-۱۴-۹-۱۸-۱۵-۱۶-۱-۱۰-۱۵-۲۶-۹-۲۶-۱۳۵
مستحصلہ	۱۲-۷-۴-۴-۳-۳-۱۰-۱-۳-۵-۱۲-۱۲-۱-۱۳
مستحصلہ	ک ط س م خ و ش ن س ط ب ل ی
نظیرہ	ک ل ا م خ و ش ن ا م ع ل ی

کلام خوش نام علیؑ

تشریح

حرف	عدد مستحصلہ	نظیرہ ابتث	کشتی	مستحصلہ
ج	۱۲	غ	غ ع ظ ط ق ی ص و ن م ل ک	ک
د	۷	ک	ل م ق و ص ی ط	ط
ا	۳	ص	اوپر کا عدد مرتبہ بھی ۳ اور عدد مستحصلہ بھی ۱۲ اس لئے اسی سطر میں کشتی کی ص ش س	س
غ	۴	ق	ق ک ل م	م
ل	۳	ز	ز و خ	خ
ب	۳	م	م ن و	و

حرف	عدد مستحصلہ	نظیرہ ابتث	کشتی	مستحصلہ
ی	۱۰	ث	ث خ ج ح ذ ظ ر ز	ق
س	۱	ش	ش	ش
ہ	۲	ش	ش س	س
ش	۵	ص	ص ی ق ل ہ	ہ
م	۱۴	ہ	اوپر کا مرتبہ ۵ ہے لہٰذا ۱۴-۵=۹ عدد کشتی کی ر ذ د خ ح ج ث ت ب	ب
ک	۱	ل	ل	ل
ب	۱۲	ق	ظ ع غ ف ق ک ل م ن و ہ ی	ی

کلام خوش نام علیؑ

۴ سورہ دہر کن افراد کی شان میں اترا ہے؟

مرتبہ	۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۱ ۳ ۳ ۴ ۵ ۱ ۳ (۱۲)
اساس	س و ہ ۵ ہ ک ن ا ف ی ش م ت
مستحصلہ	س ب و م ہ ش ص ی ر ک ا ث
مؤخر صدر	د س ا ت ک و ق م و ر ی ش ص
میزان	۱۸-۹-۱۶-۱۳-۱۳-۱۲-۱۲-۹-۱۲-۱۲-۶-۹-۱۳

۵ ـ آیا علیؑ مالک رضائے خدا است ؟

مرتبه	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۱	(۲)	۳	۴	۵	۶
اساس	ا	ی	ع	ل	م	ک	ر	ض	خ	د	س	ت
صدر مؤخر	ا	ت	ی	س	ع	د	ل	خ	م	ض	ک	ر
مؤخر صدر	ر	ا	ک	ت	ض	ی	م	س	خ	ع	ل	د
میزان	۵	۸	۱۳	۱۷	۲۳	۱۳	۱۰	۲۲	۱۹	۲۳	۱۶	۱۶
عدد مستحصله	۵	۴	۴	۳	۲	۴	۱۰	(۲)	۵	۹	۲	۲
مستحصله	ف	و	س	غ	پ	ح	س	ت	ر	د	خ	
نظیره	ج	و	ا	ن	ع	ز	ت	س	ت	و	حس	ی

جوانان عزت حسن و حسینؑ

تشریح

حرف	عدد مستحصله	حرف نظیره اخذ شده	گنتی	مستحصله
ر	۵	م	م ر ک ق ف	ف
ا	۴	ض	ض ی ط و	و
ک	۴	د	ذ ر ز س	س
ت	۳	ظ	ظ ع غ	غ
ض	۲	ا	ا ب	ب
ی	۴	ص	ص ض س ز	ز
م	۱۰	ر	ز س ش ص ا ب ت ث ج ح	ح

عدد مستحصله	۴	۹	۴	۳	۴	۱۲	۱۰	۹	۵	۲	۷	۵	(۴)
مستحصله	ا	غ	س	ض	و	ا	ر	ض	غ	و	د	ل	ط
نظیره	س	ب	ا	ل	ر	س	و	ل	پ	ر	ص	ل	ط

سب آل رسولؐ پر صلٰوۃ

تشریح

حرف	عدد مستحصله	نظیره اخذ شده	گنتی	مستحصله
ز	۴	ذ	س ش ص ا	ا
س	۹	و	و ن م ل ک ق ف ع غ	غ
ا	۴	ض	ا ص ش س	س
ض	۳	ظ	ظ ط ض	ض
ک	۴	ح	ل م ن و	و
و	۱۲	س	س ز ر ذ د خ ح ج ث ت ب ا	ا
ف	۱۰	ج	ج ث ت ب ا ص ش س ز ر	ر
م	۹	ل	ل ک ق ف غ ع ظ ط ض	ض
ی	۵	ک	ک ق ف ع غ	غ
ر	۲	م	ن و	و
ق	۷	ص	ص ش س ز ر ذ د	د
ض	۵	ھ	ھ و ن م ل	ل
[illegible]	۳	ش	[illegible]	مستحصله

حروف	مستحصلہ	حرف نظیرہ باشبہت	کسنی	مستحصلہ
س	۱۱		موخر کا عدد نجی ۲ ہے اور ۱۱ کا استنطاق بھی ۲ ہے لہٰذا س ہی مستحصلہ ہے	س
ج	۵		خ ح ث ت ت	ت
ش	۹	ث	ث ت ب ا ص ش ض ز ر	ر
ز	۳	ذ	ذ د	د
د	۲		د خ	خ

بحوالہ حضرت سیّد وصیؒ

۴ ۔ کل ایمان کون ہے ؟

مراتب	۱	۲	۳	۴	۱۰	۲	۳	۲
اساس	ک	ل	ا	ی	م	ن	و	ھ
صدر موخر	ک	ھ	ل	و	ا	ن	ی	م
موخر صدر	م	ک	ی	ھ	ن	ل	ا	و
میزان	۸	۱۳	۸	۱۲	۱۱	۱۵	۱۱	۱۹
عدد مستحصلہ	۸	۶	۸	۴	۲	۱	۳	۵
مستحصلہ	ت	ص	خ	ر	س	د	ی	خ
نظیرہ	ج	د	غ	ر	س	د	ی	ی

حیدرؑ سیّدی

تشریح

حروف	مستحصلہ	حرف نظیرہ باشبہت	کسنی	مستحصلہ
م	۸	ر	ر ذ د خ ح ج ث	ث
ک	۶	ذ	ذ ر ز س ش ص	ص
ی	۸	ص	ص ش س ز ر ذ د خ	خ
ھ	۴	ش	ش س ز ر	ر
ن	۲	ز	ز س	ص
ل	۱	خ	ذ	د
ا	۲	ض	ض ی	ی
و	۵	س	ز ر ذ د خ	خ

حیدرؑ سیّدی

۷ ۔ امت نے بعد رسول اللہ ۔ آلِ محمدؐ سے کیا سلوک کیا؟

مراتب	۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ (۱) ۲ ۳ ۴ ۵
اساس	ا م ت ن ی ب د س و ل ھ ح ک
صدر موخر	[illegible] ح ت ن ل ی و ب ص ع [illegible]
موخر صدر	[illegible] ک ش ح ب ت ر ھ ی ن ل
میزان	[illegible] ۹ ۳ ۱۵ ۱۴ ۱۴ ۱۹ ۱۴
عدد مستحصلہ	[illegible] (۱) ۸ ۳ ۵ ۱۴

Presented by www.ziaraat.com

علی علم ہندسہ کی روشنی میں

حضرت علیؑ مظہر العجائب ہیں ۔ جہاں دیکھئے ۔۔۔۔۔ جس جگہ سے دیکھئے
جس علم کو پڑھئے ۔ جس شعبہ پر نظر ڈالیے ۔ علیؑ کے
زندگی کے جھلکتے ہوئے نظر آتے ہیں ۔ ہندسوں کو دیکھئے بظاہر
ایک ذریعہ حساب ۔۔۔۔۔ ہیں آپ کو کوئی دلچسپی نہ ہوگی لیکن اندر
اگر ذرا باطن نظر دوڑائیے تو ہر ہندسہ میں علیؑ کی ذات کے
جلوے نظر آئیں گے ۔ مثلاً ایک کا ہندسہ ہے کہ
خدا ایک ہے اور مظہر صفات خدا "علیؑ" بھی یکتا ہیں

ایک تھا
رسولؐ کے پاس بیٹھنے والے لاکھوں تھے مگر جبرائیلؑ سے
باتیں کرنے والا ایک تھا ۔
رسولؐ کی سواری بننے والے کئی تھے مگر رسالتؐ کے
کاندھوں پر چڑھنے والا ایک تھا ۔
رسولؐ کا بستر بچھانے والے بہت تھے مگر رسالت کے
بستر پر سونے والا ۔۔۔ ایک تھا ۔
رسولؐ کے خدمت گزار تو سب تھے مگر جسے رسولؐ نے
اپنا بھائی کہا تھا وہ ایک تھا ۔
رسولؐ کی بشریت کے ساتھی تو سب تھے مگر رسولؐ کے نور
کا ساتھی ۔۔۔ ایک تھا ۔

مستحصلہ ی ل ف س ا خ ت و ن م س ح ص ا ت

نظیرہ خ ل ف ا س خ ت و ع م ا ب ح ل ا ت

خلافت سخت و غم حالات

مستحصلہ	کشتی	نظیرہ ابجد	عدد مستحصلہ	حروف
ی	ک ل م ن و ھ ی	ک	٧	و
ل	ص ط ظ ع غ ف ق ک	ص	٩	ا
ف	ل ک ق ف	م	٤	ہ
س	د ذ ر س	د	٥	ک
ا	ث ب ا	ث	٣	ع
خ	ر ز س ش ص ا ب ت ث ج ح خ	ر	١٢	م
ت	س ش ر ذ خ ح ج ث ت	د	١٠	س
و	ق ک ل م ن و	ق	٤	غ
ن	ط ظ ع غ ف ق ک ل م ن	ط	٩	ی
م	ظ ع غ ف ق ک ل م	ظ	٧	ص
س	مرتبہ بھی ایک ہے اور شعلہ بھی ایک ہے لہذا س ہی ہوگا	س	١	د
ح	ش س ز ر ذ د خ ح	ش	٨	ھ
ص	دوسرا حرف ص ۔ ی ص		٣	ی
ا	ر س ش ص ا	ر	٥	ن
ت	عدد مرتبہ ہے لہذا ١٤ سے ٥ کی کشتی کی تبدیلی ذ ر س ش ص ا ب ت	ذ	١٤	ل

خلافت سخت و غم حالات

⭐ رسولؐ سے علم حاصل کرنے والے سب ہی تھے مگر باب مدینۃ العلم ایک تھا۔

⭐ مدعیٔ خلافت تو کئی تھے مگر خلیفہ بلا فصل ـــــ ایک تھا

⭐ متقی اور پرہیزگار ہونے کا دعویٰ سب کو تھا مگر امام المتقین ایک تھا۔

⭐ اللہ کے گھر کو سجدہ کرنے والی ساری دنیا ہے مگر اللہ کے گھر میں پیدا ہونے والا ایک تھا۔

⭐ "تراب" سے بنے ہوئے انسان ان گنت ہیں مگر "ابوتراب" ایک تھا۔

⭐ وحی کا کلام لکھنے والے تو شاید اور بھی ہوں گے مگر وحی کا کلام سمجھنے والا ایک تھا۔

⭐ اصحاب رسول عالم تو ہوں گے "ومن عندہ علم الکتاب" ایک تھا۔

۲

رسولؐ کو رسولؐ سمجھنے والو! رسولؐ نے فرمایا ہے۔ "انا و علیؑ من نور واحد۔ میں اور علیؑ ایک ہی نور سے ہیں"۔ فرمان رسولؐ ڈنکے کی چوٹ کہہ رہا ہے۔ کہ جب کچھ بھی نہیں تھا۔ اس وقت ہم دو تھے۔ میں تھا اور علیؑ تھا۔ کسی کو بھی رسولؐ کے کسی بھی فرمان سے انکار کی طاقت نہیں ہے ایک فرمان کا انکار... کُل کا انکار ہے۔ سیدھے پڑھ کے سنئے یا الٹ کر سنئے [illegible]

پڑھیے اور رسولؐ کا فرمان سنتے ہی چلیے گا۔ رسولؐ فرما رہے ہیں کہ ہم دونوں ایک ہی نور سے پیدا ہوئے۔ ہم دو ہیں... مگر ہم ایک ہیں۔ ہم ایک ہیں... مگر ہم دو ہیں۔ ہم دو ہیں مگر ان کا سب کچھ ایک ہے۔ اللہ نے ان دو کی ایسی مساوی تقسیم کی ہے کہ جو اللہ کے عدل کا تقاضا ہے۔

محمدؐ کو محمود سے محمدؐ بنایا	علیؑ کو اعلیٰ سے "علیؑ" بنایا
محمدؐ کو السلام علیک ایہا النبی فرمایا	علیؑ کو سلام علیٰ آل یٰسین فرمایا
محمدؐ کو قدرت نے "نعمت اللہ" بنایا	علیؑ کو بھی اپنی نعمت فرمایا واتممت علیکم نعمتی
محمدؐ کو اللہ کو کافۃ للخلائق کہا	علیؑ امام المومنین بنا کے رکھے
محمدؐ کو بیت عبداللہ میں	علیؑ کو بیت اللہ میں پیدا کیا
محمدؐ اول العابدین تھے	علیؑ کا دیکھنا عبادت۔ خود عبادت۔ ذکر عبادت
محمدؐ زبان میں خدا نے زبان میں کلام کیا۔	علیؑ کی زبان میں خدا نے آسمان پر کلام
محمدؐ پر وحی فرمائی	علیؑ کو الہام ہوتا۔
محمدؐ کے لیے فرمایا فاتبعونی یحببکم اللہ۔	علیؑ کے لیے فرمایا قل لا اسئلکم علیہ اجرا
محمدؐ کو "والشمس والضحیٰ" فرمایا	علیؑ کو "والقمر اذا تلٰہا" فرمایا

Presented by www.ziaraat.com

نبیؐ کے اشارے پہ چاند دو ٹکڑے ہو گئے	علیؑ کے اشارے پہ سورج واپس لوٹ آیا
نبیؐ منذر تھے "انما انت منذر"	علیؑ ہادی تھے "ولکل قوم ھاد"
نبیؐ کے قدموں سے عرش کو سجایا ۔	علیؑ کے قدموں سے مہر نبوت کو "عزت" فرمایا ۔
نبیؐ کو اولی الامر کہا	علیؑ کو اولی الامر کہا ۔
نبیؐ کو ولایت بخشی	علیؑ کو ولایت بخشی
نبیؐ مالک جنت	علیؑ قسیم الجنۃ

غرضیکہ ایسی مساوی تقسیم ہوئی کہ سبحان اللہ
یہ نور اول دیکھنے میں ایک تھا مگر حقیقت میں دو تھے

۳

تین ولیوں کا ذکر قرآن میں ہے ایک اللہ ولی دوسرا رسول ولی اور تیسرا پوچھو تو جانیں ۔ ۔ ۔ ۔ تیسرا ولی وہ ۔ ۔ ۔ ۔ جس نے حالت رکوع میں زکوٰۃ دی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

حالت رکوع میں زکوٰۃ دینے کی منطق بعد میں کئی اصحابہ نے کی مگر آیات قرآنی نے دم سادھ لیا ۔

تیسرا ولی وہ جس میں اللہ کے صفات کا بھی پرتو اور رسولؐ کے صفات کا بھی عکس ۔ ایک ولی اللہ دوسرا ولی رسولؐ جسے اللہ نے ولی کہہ دیا اور تیسرا ولی علیؑ جسے رسولؐ نے مولا کہہ دیا ۔

ولی کا لفظ علیؑ کے ساتھ یوں منطبق ہوا کہ "علیؑ ولی" کہے بغیر دل کو چین ہی نہ آتا ہے ۔ اولی الامر بھی ۳ — اللہ رسولؐ اور آل محمدؐ ۔

ان تینوں کی اطاعت کا حکم ______ دنیا والے اولی الامر ہے کسی کو مراد لیتے پھریں لوگ ہر تاجدار ۔ جابر ۔ تبدار ۔ ظالم ۔ فاسق ۔ فاجر اور جیسے تم کو اولی الامر کہتے پھریں ۔ مگر آیت آل محمدؐ بعد دور پیغمبرؐ کے اشارے کر رہی ہے کہ یہی اولی الامر ہیں ۔

بہرحال ۳ ولی ۔ ان تینوں میں علیؑ شامل
۳ اولی الامر ان تینوں میں علیؑ شامل

۴

کچھ فرق نہیں ان چاروں میں کہنے والوں سے پوچھئے کہ علیؑ ان میں شامل ہے کہ نہیں ؟

ان چاروں کی خلافت کو "خلافت راشدہ" کہا جاتا ہے اگر علیؑ کو ان کے درمیان سے نکال دیا جائے تو "راشدہ" کا دم بھی نکل جائے "راشدہ" تب تک ہے جب تک علیؑ کو خلیفہ مانا جائے ۔

علیؑ ہی ان چاروں میں رشد و ہدایت کا موجب ہے ۔

۵

اللہ لا الہ الا ھو میں لفظ ھ کی کثرت ہے اس کے

Presented by www.ziaraat.com

عدد شناسی میں ۵ کا عدد عجیب و غریب خاصیت رکھتا ہے۔ ۵ پر سے کسی بھی عدد کو ضرب دیں وہی ۵ کا عدد ہی نظر آئے گا۔

رسول اکرمؐ نے ارکانِ دین ۵ ہی بتلائے ہیں۔
نماز کہ اسلام کا عظیم رکن ہے اس کے ۵ وقت مقرر ہیں۔
وضو چونکہ نماز کا مقدمہ ہے اس کے لئے ۵ اعضا کو دھونا ضروری ہے۔ منہ - ۲ ہاتھ - دو پاؤں -
اقسام کا ۵ ہیں - فرض - سنت - مستحب - حرام - مکروہ
غرض جواہر حکمت چونکہ حکما کی نظر میں موجودات کی اصل ہیں وہ بھی ۵ ہیں - عقل - نفس - ہیولیٰ - صورت اور جسم
ہر ہاتھ میں اور پاؤں میں ۵ - ۵ انگلیاں
انسان کے سر میں پانچ حسیں اور ۵ حسین باطنی
انبیاء جو صاحب شریعت تھے وہ بھی ۵ - نوحؑ - ابراہیمؑ - موسیٰؑ و عیسیٰؑ اور رسول اکرمؐ
اصحاب کساءؑ اور مباہلہ بھی ۵ یعنی پنجتن پاکؑ
دنیا میں جدھر دیکھو پانچ ہی پانچ نظر آتے ہیں اور علیؑ ان پانچ میں شامل ہے۔

۶

اللہ کی ۶ صفات جناب علیؑ سے منسوب ہیں۔
یداللہ - عین اللہ - جنب اللہ - نفس اللہ -

اذن اللہ - لسان اللہ

انبیاءؑ کے ہاتھوں میں ایک خاص طاقت ہوتی ہے انبیاء کی طاقت کو دیکھو۔ حضرت داؤدؑ کے ہاتھوں میں لوہا موم ہو جاتا ہے۔ ابراہیمؑ کے ہاتھ نمرودیوں نے آگ میں ڈالنے سے پہلے باندھ دئیے تھے مگر ہر مرتبہ آپ نے بندش کو توڑ دیا۔ موسیٰؑ کے ہاتھ میں عصا آتے ہی اژدہا بن جاتا تھا۔ عیسیٰؑ کے ہاتھ مریض پر پہنچتے ہی مریض کو اچھا کر دیتے تھے۔ محمد رسول اللہؐ کے ہاتھوں میں سنگریزے تسبیح پڑھا کرتے تھے۔ انبیاءؑ کے ہاتھوں میں بڑی طاقت ہے لیکن یداللہ کی طاقت کچھ اور ہے۔ اس کی ایک انگلی کے اشارے سے سورج گھٹتا ہوا واپس لوٹ سکتا ہے۔

زبان تمام اعضا کی حلالِ مشکلات ہے۔ پیٹ میں درد ہو یا ہاتھ میں۔ اسے بیان کرنے والی صرف زبان ہے۔ ہر کسی کا درد یہی بیان کرتی ہے۔
کیا کہنا اس ذات کا ——— جس کی زبان لسان اللہ کا خطاب پا گئی۔ جس نے عرش پہ زبان الٰہی بن کر کلام کیا۔

۳ آنکھ سارے بدن میں مرکزِ نور ہے۔ اگر یہ نہیں تو دنیا تاریک ہے۔ آنکھ کی جگہ مقامی کوئی عضو نہیں کر سکتا کیونکہ ان میں سے کسی میں نور نہیں سوائے آنکھ کے۔ علیؑ کا سارا جسم عین اللہ تھا نہ کہ صرف آنکھ۔

و جو کان اذن اللہ بننے کے قابل ہیں وہ ان آوازوں کو سن سکتے ہیں۔ جو دوسرے کان نہیں سن سکتے۔ اذن اللہ فرشتوں کی تسبیح اور وحی کی آوازوں کو سن سکتا ہے۔

و علیؑ انفسنا و انفسکم کے تحت نفس رسولؐ تو تھے ہی۔ مگر ہجرت کی رات نفس اللہ بھی بن گئے۔ یہ نفس رسول بھی ہیں اور نفس اللہ۔

و جس کا سینہ جنب اللہ کہلائے کیا ٹھکانہ اس کی عظمت کا۔

اللھم صل علی محمد و آل محمد

۷

جناب امیرؑ کا ارشاد ہے کہ زمین سات آدمیوں کے واسطے خلق ہوئی۔ انہیں سات کی برکت سے لوگوں کو رزق ملتا ہے۔ انہیں کے طفیل پانی برستا ہے۔ انہیں کی بدولت خدا اپنے بندوں پر رحمت کرتا ہے۔

بڑی منزلت کا مقام ہے ان سات آدمیوں کا

یہ سات آدمی کیا ہیں سیارات عالم ہیں جن کی حرکت میں نظام عالم وابستہ ہے۔ امیرالمومنینؑ سے جب دریافت کیا گیا کہ یہ فرمایئے وہ سات کون کون ہیں جواب ارشاد فرمایا۔ ابوذرؓ، سلمانؓ و مقدادؓ عبداللہ ابن مسعود [illegible] ان چھ آدمیوں کے نام

بتا دیئے مولا نے ساتویں کا نام نہ بتایا۔ پوچھنے والے نے مزید دریافت کیا تو فرمایا۔ انا

مگر انا کہہ کے خاموش نہیں رہے فرمایا انا امامھم "میں ان کا امام ہوں" گویا جن کے صدقے میں کائنات کا وجود ہے علیؑ ان میں سے ہیں بلکہ ان کا امام ہے۔

۸

آٹھ بہشت ہیں

اور آٹھ ہی دوزخ ہیں۔

اور جناب علیؑ کے بارے میں ارشاد نبوت ہے۔ یا علیؑ انت قسیم النار والجنۃ یعنی دوزخ اور جنت کا تقسیم کرنیوالا ہے۔ گویا آٹھ کا عدد بھی علیؑ میں شامل ہے۔

۹

افلاک ۹ ہیں اور یہ سارے افلاک اسی نور لاہوتی کا پرتو ہیں۔ اسی نور کے صدقے میں ہیں۔ اسی نور کی وجہ سے خلق ہوئے جس نور کا جزو علیؑ ہے۔

"انا و علیؑ من نور واحد"

چنانچہ حدیث قدسی میں ہے۔ لولاک لما خلقت الافلاک۔

اگر تجھے پیدا نہ کرتا تو افلاک کو پیدا نہ کرتا۔

Presented by www.ziaraat.com

۱۰

علیؑ ان دس جنتی انسانوں میں شامل ہیں جن کو عشرہ مبشرہ کہا جاتا ہے بلکہ علیؑ ان سب کے سردار و مولا ہیں۔
"من کنت مولاہ فھذا علیٌ مولاہ"

۱۱

علیؑ میں گیارہ خصوصیات ایسی ہیں جو کسی اور صحابی میں اس قدر نمایاں نہیں ہیں۔

۱۔ سبقت فی الاسلام
۲۔ ایمان باللہ ۔ جنگ خندق میں "کل ایمان" قرار پائے۔
۳۔ ہجرت ۔ حضرت علیؑ کو یہ شرف بھی حاصل ہے۔
۴۔ نصرت رسولؐ ۔ سب سے زیادہ نصرت رسولؐ "علیؑ" نے کی ناصر الرسول خطاب ہو گیا۔
۵۔ علم ۔ باب مدینۃ العلوم ہو گئے۔
۶۔ قضایا ۔ دوسروں کا قول ہے کہ عدالت و قضایا میں علیؑ نہ ہوتے تو ہم ہلاک ہو جاتے۔
۷۔ عبادت ۔ سب صحابہ سے زیادہ عبادت کی۔ بلکہ ان کا ذکر اور نام عبادت بن گیا۔
۸۔ شجاعت ۔ "لا فتیٰ الا علی" کی سند کافی ہے۔
۹۔ طہارت ۔ آیت تطہیر گواہ ہے۔
۱۰۔ قرابت ۔ ذوی القربیٰ کی آیت ثبت ہے۔

۱۱۔ صحابیت ۔ ان سے زیادہ اور کسی کو فیض صحابیت حاصل نہیں ہوا۔

علیؑ ۱۱ اماموں کے باپ ہیں۔

۱۲

حضرت علیؑ کے القابات کے حروف ۱۲ - ۱۲ ہیں۔

۱۔ علیؑ ابن ابی طالبؑ ۲۔ امیرالمومنینؑ ۳۔ علیؑ خلیفۃ اللہ ۴۔ علیؑ وصی الرسولؐ ۵۔ علیؑ زوج البتولؑ ۶۔ علیؑ ابوالائمہ

امام برحق ۱۲ ہیں اور ان سب کے اسماء کے حروف بھی ۱۲ - ۱۲ ہیں۔ الحسنؑ والحسینؑ الحسینؑ بن علیؑ - الامام الباقرؑ - الامام الصادقؑ الامام الکاظمؑ - الرضا وصی مصطفیٰؐ - ابوجعفر التقیؑ - ابوالحسن النقیؑ - الحسن العسکریؑ - الحجۃ المنتظرؑ -

ان کے حروف ۱۲ - ۱۲ ہیں۔
اہل بیت الرسولؐ - اثنا عشر خلیفہ - علی و اولادہ حق - النبی والامام - فاطمۃ الزہراؑ -

وما علینا الا البلاغ

Presented by www.ziaraat.com

علیؑ علم الرمل کی روشنی میں

آپ کو علم رمل پڑھانا مطلوب نہیں ہے بلکہ اس علم کی رُو سے علیؑ کا شان بیان کرنا مطلوب ہے صرف علم رمل پر کیا منحصر ہے آپ جس علم کو بھی دیکھئے جس چیز پر بھی غور کیجئے جس مسئلہ پر بھی تحقیق کیجئے آپ کو ہر جگہ ہر طرف علیؑ ہی علیؑ نظر آئیں گے گویا علوم کی پوری کائنات علیؑ کی قصیدہ خوان معلوم ہوتی ہے۔

آپ حیرت میں ڈوب جائیں گے کہ علم رمل میں بھی علیؑ کی خلافت اور سیادت کا تذکرہ موجود ہے ——— دیکھئے صاحب جس طرح ابجد کے ۲۸ حروف ہیں اور انہیں ۲۸ حروف سے دنیا بھر کی زبانیں بنی ہیں اسی طرح علم رمل کی ۱۶ اشکال ہیں۔ اور علم رمل انہیں سولہ اشکال کے گرد چکر لگاتا ہے اور انہیں ۱۶ اشکال سے مختلف دوائر ظہور پذیر ہوتے ہیں۔

ان اشکال کے مختلف سفر بات ہیں اور مختلف خانوں میں ان اشکال کی کیفیت سے ہی انسانی مقدر کا پتہ چلتا ہے اس علم سے فائدہ حاصل کرنا مقصود ہو تو آپ میری تالیف جبیر رمل اور روحانی اکسیر کا مطالعہ کیجئے۔

گزارش یہ ہے میرے دوستو! کہ جس طرح ابجد کا پہلا حرف ہے الف اسی طرح [illegible] رمل کی پہلی شکل ہے لحیان جس کی صورت یہ ہے ⁙ ——— ⁙ لحیان ہے علم رمل

کی پہلی شکل ہے علم رمل کی الف کہہ دوں تو بہتر ہے جس طرح الف کے مقام پر ب نہیں آسکتا اسی طرح ⁙ کی جگہ پر علم رمل کی کوئی اور شکل نہیں آسکتی ——— ⁙ علم رمل کی پہلی شکل ہے اسے بدلا جا سکتا ہی نہیں۔

اور اگر آپ بضد ہو کر اسے بدل دیں گے اور اس کی جگہ پہ کوئی اور شکل رکھ دیں گے تو پورے کا پورا علم رمل ہی غلط ہو جائے گا۔ اس شکل میں نقطہ ⁙ کو اولیت کا مقام حاصل ہے اس نقطے کو اگر آپ اصلی مقام پہ رہنے دیں گے تو علم رمل صحیح ہے اور اس نقطے کو اگر آپ اپنے اصلی مقام سے ہٹا دیں گے تو علم غلط ہو جائے گا۔

اس شکل میں ۴ درجات ہیں ⁙ یہ شکل سعد اکبر ہے۔ پہلا درجہ ہی نقطے کا ہے۔ اولیت ہی نقطے کی ہے سب سے اوپر نقطہ ہے اگر اس نقطہ کو سب سے اوپر ہٹا دیا جائے تو اس علم کا بیڑا غرق ہو جائے۔ اگر بالفرض آپ اس نقطہ کو دوسرا مقام دے دیں۔ تو علم رمل [illegible] شکل بن جائے گی ⁙ جو نحس اکبر ہے۔

اگر آپ اس نقطہ کو تیسرا مقام دیں تو شکل ⁙ بنے گی جو [illegible] نحس ہے۔

اگر آپ اس نقطے کو چوتھا مقام دے دیں تو شکل ⁙ بنے گی جو نحس اکبر ہے۔ اولیت اگر نقطے [illegible] شکل [illegible] علم [illegible] اور اگر اس نقطہ [illegible]

Presented by www.ziaraat.com

پھیلایا جائے تو نحسِ اکبر ہے۔ دیکھئے نقطے نے صرف اپنا مقام
بدلا اور بات سعدِ اکبر سے نحسِ اکبر ہو گئی۔ اس نقطے کو ہٹا
دینے سے درست ہی درست ہے۔
اور اگر ب کی جگہ ت یا ث یا پ کو علم رمل
کی پہلی شکل تسلیم کر لیا جائے تو علم سارے کا سارا غلط ہو جائے
گا۔ گویا یہ نقطہ اپنے اصل مقام پر رہے تو علم صحیح ہے ورنہ
غلط ہے۔ ب کو اگر پہلی شکل تسلیم کیا جائے تو علم رمل کے
تمام اصول درست ہیں۔ اس کے تمام فروع صحیح ہیں۔ اور درست
حاصل کئے ہوئے تمام اعمال محکم ہیں۔ اس کے علاوہ سے کئے
ہوئے تمام احکام قابلِ یقین ہیں۔ یہ نقطہ بھی اپنی جگہ
ثبات رہے گی اس نقطہ کو کھینچ کر نیچے اوپر کرنے
کی کوشش کی تو سارا علم غلط ہو جائے گا۔
جناب عالی علی علیہ السلام حضرت ابن عباسؓ کو سورہ حمد
کی تفسیر بیان فرما رہے تھے اسی دوران میں فرمایا۔ اگر
میں سورۂ حمد کی تفسیر لکھوں اور اس کے جملہ حقائق اور
معانی کو بیان کروں۔ تو ستر اونٹوں کا بار ہو جائے۔
فرمایا ہے کہ جتنے علوم اولین و آخرین ہیں سب
قرآن مجید میں ہیں اور جو کچھ قرآن مجید میں ہے وہ سورۂ
فاتحہ میں ہے۔ اور جو کچھ فاتحہ میں ہے وہ بسم اللہ
الرحمٰن الرحیم میں ہے وہ ب میں ہے
و انا النقطۃ تحت الباء۔ اور میں

جو سمجھتے ہیں وہ اسی نقطہ سے ہے۔ یہی میں وہ نقطہ ہوں۔ جو مرکز
دائرہ علوم اولین و آخرین ہے۔ رسول اکرمؐ نے اسی نقطہ کو
باب علوم مدینہ فرمایا ہے۔ کیونکہ اسی نقطے کے گرد ہی تمام علوم
گردش کرتے ہیں۔
پس علی نقطہ ہے کائنات کا۔
اسی کو اولیت حاصل ہے اسلام میں۔
اسلام اول ہے یہ خلیفہ بلا فصل ہے۔ یہ اول المسلمین
ہے اولیت اسی نقطہ کائنات کو حاصل ہے۔ لہٰذا اول ہی
آنا چاہئے۔ اگر کائنات کا یہ نقطہ اپنے اصل مقام پر آتا تو
اسلام کے رمل کی شکل ہوتی ب جو سعدِ اکبر ہے۔ اسلامی
قوانین اپنے صحیح مقام پر ہوتے۔ دین میں کوئی تبدیلی نہ ہوتی
دین میں یہ سارے اختلاف اور عقائد کا تغیر واقع نہ ہوتا۔
اس لئے کہ اگر نقطہ کو اولیت نہ مل سکی۔ اور اس نقطہ کو
مسلمانوں نے اپنے اصل مقام پر نہ رکھا۔
اسلام کی تنزلی اور اختلاف عقائد کا سبب یہی ہے
کہ مسلمانوں نے نقطہ کائنات کو چوتھے مقام پر رکھ دیا۔
اور اسلام کی شکل ب سے بدل کر پ ہو گئی۔ جو نحس
اکبر ہے۔
علم رمل کی ہر شکل کے مختلف خواص اور منسوبات
ہوتے ہیں۔ دیکھئے کچھ چیزیں ہیں جن کو ان ہر دو اشکال سے
منسوب کیا ہے۔ رمل کے ماہرین نے ان کے منسوبات میں

Presented by www.ziaraat.com

نہیں۔ مگر عوام کی دلچسپی کے لئے میں یہی لکھ رہا ہوں۔ مگر یاد رکھئے
ان ہر دو اشکال کے منسوبات میں اپنی کسی کتاب سے نہیں لکھ رہا۔
تاکہ پڑھنے والوں کو مجھ پر غلط بیانی کا "بہتان" لگانے کی جرأت نہ ہو۔
آپ سرخاب الرمل کا صفحہ ۱۲۱ پر شکل نقی کے منسوبات
پڑھ سکتے ہیں اور مختصراً خلاصہ میں بھی پیش کر رہا ہوں۔

۱۔ شکل نقی سعد اکبر ہے — اس شکل کی ذات [illegible] ہے۔
۲۔ اس شکل کا انسان خوش خلق۔ ذی فہم۔ شیریں زبان۔
فراخ چشم اور فراخ سینہ ہوتا ہے۔
۳۔ اس شکل کا پیشہ عدالت ہے۔ ریاضی، دینی مشاغل اس
میں اس شکل کو خاص دخل ہوتا ہے۔
۴۔ اس شکل کا مقام عدالت یا مسجد ہے۔
۵۔ اس شکل سے تعلق رکھنے والے ممالک عرب، شہر نجف اشرف
کاظمین، مشہد، کربلا معلیٰ، طوس اور بغداد ہے۔
۶۔ اس شکل کو نباتات کے پھولوں سے نسبت ہے۔
۷۔ اس شکل کو نسبت ماہ رمضان سے ہے۔
۸۔ اس شکل کی نسبت دستار سے ہے۔

یہ مختصر منسوبات کتاب سرخاب الرمل صفحہ ۱۲۱ پر آپ
خود پڑھ سکتے ہیں۔ یہ نقطہ اول کی صحیح شکل کے منسوبات
ہیں۔ بعد رسول اکرم مولا علیؑ سے زیادہ سعد اور کون ہو سکتا
ہے جن کے متعلق فرمایا ہے۔

من کنت مولاہ فھذا علیؑ مولاہ

یا علیؑ انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ
یا علیؑ انت منی وانا منک — دمک دمی لحمک لحمی

ہزاروں احادیث نبوی اس بات پر شاہد ہیں۔ کہ رسول اکرم اور
علیؑ کا ایک خون ایک گوشت ایک پوست۔ ایک نسل۔ ایک خاندان
ایک شجر اور ایک نور ہے ان سے زیادہ سعد اور کون ہو سکتا ہے!
علیؑ سے زیادہ عادل اور زیادہ سعد یا متقی [illegible] ہے کہ
اسلام کے اندر سے تلاش کرنے کی کوشش کر کے دیکھو۔
علیؑ کا مقام مسجد ہے۔ کعبہ ہے۔ نجف ہے۔ کعبہ میں
ولادت۔ مسجد میں شہادت اور نجف اشرف میں مقبرہ۔
علیؑ ماہ رمضان میں شہید ہوئے۔
علیؑ کے سر پر رسولؐ کی دستار ہے۔ غدیر خم کے موقعہ
پر رسم دستار بندی پوری کر کے رسولؐ نے یہ شرط بھی مکمل
فرما دی۔

غرضیکہ شکل نقی سراسر علیؑ کی ذات سے متعلق ہے۔
اب آیئے۔ سرخاب الرمل کے صفحہ ۱۳۰ پر شکل ≡
کے منسوبات پڑھیئے۔ مختصراً مجھ سے بھی سنئے۔

۱۔ اس شکل کا دوار ذلیل ہے۔ یہ شکل منحوس ہے۔ نحس
اکبر ہے۔
۲۔ اس شکل سے تعلق رکھنے والا انسان۔ ظالم، فسادی، بدچشم
اور شریر۔ ہوتا ہے (کتاب کا مصنف بدفطرت کا لفظ
بھی لکھ گیا ہے۔)

Presented by www.ziaraat.com

۳ - اس شکل سے تعلق رکھنے والی جگہ بیت الخلا ہے۔
۴ - اس شکل کا پیشہ جادوگری، کوزہ گری، سنگ تراشی،
گورکنی اور جسم فروشی ہے۔
۵ - اس شکل کا مقام قبرستان، اور غلیظ بدبودار، تنگ و تاریک
مقام ہے۔
۶ - اس شکل سے تعلق رکھنے والے ممالک، حبشہ، مصر، مغرب
اور سوڈانات ہیں۔ علم رمل کی الخطاء شکل کا انجام کس قدر
خطرناک ہے؟

علیؑ علم النفس کی روشنی میں

علم النفس

علم النفس ایک سمندر ہے۔ اس علم کا ماہر بغیر کسی حساب کے
بغیر لکھنے پڑھنے کے . . . . . حالات زمانہ کو اک آن واحد
میں سمجھ سکتا ہے۔ اس کے ذریعے ہر سوال کا جواب دیا جا
سکتا ہے جس میں غلطی کا امکان نہیں ہو سکتا۔ حضرت علیؑ
نے صرف ایک مہینہ اپنے نفس کی رفتار کو کنٹرول
کیا تھا اور اپنے حالات مستقبل کا قبل از وقت جائزہ لیا
کرتا تھا۔ جو بالکل درست ثابت ہوا کرتا تھا۔
ایک مختصر سا کتابچہ میں نے اس علم کے بارے میں لکھا ہے
"سانس" جس کے مطالعہ سے آپ کو بہت کچھ حاصل ہو سکتا ہے۔

مختصراً عرض گزار ہوں کہ سانس جس پر ہماری زندگی کا انحصار ہے
اس کی ابتدائی ۲ قسمیں ہیں۔
۱ - شمسی   ۲ - قمری
دائیں نتھنے سے جب سانس جاری ہو تو اسے کہتے ہیں
شمسی نفس اور بائیں نتھنے سے جب سانس جاری ہوتا ہے
کہتے ہیں قمری نفس۔ قدرت نے ان دونوں قسموں کو مساوی
وقت میں تقسیم کیا ہے۔ شمسی نفس کا دور ۲ گھنٹے ہے اور
اس کے بعد ۲ گھنٹے قمری نفس چلتا رہتا ہے یا ایک نتھنے سے
[illegible] دوسرے پر سانس زیادہ نکلتا معلوم ہوتا ہے۔ اور دوسرے
نتھنے سے کم [illegible] جس نتھنے سے سانس زیادہ نکلتا معلوم
ہو وہی نفس "شمسی یا قمری" چل رہا ہوگا۔
اگر دائیں نتھنے سے سانس زیادہ نکلتا معلوم ہو تو شمسی نفس
چل رہا ہوگا اور اگر بائیں نتھنے سے سانس زیادہ نکلتا معلوم
ہو تو قمری نفس چل رہا ہوگا۔ ان ہر دو سانسوں کے بدلنے
[illegible] ۲ گھنٹے کا وقت مقرر کر رکھا ہے [illegible] اپنے شمسی
چل رہا ہے تو صبح ۱۲ بجے قمری نفس چلے گا اگر دونوں
نفسوں کا دور کسی دن ۲ گھنٹے سے کم ہو جائے یا زیادہ ہو
جائے تو یہ دلیل ہے زندگی میں [illegible] مستقبل قریب کی اچھی یا بری
بات کی ———— اور یہ تغیر زندگی کے مختلف امور کی
پیشگوئی ہوتی ہے۔ کائنات پر شمس و قمر کی حکومت کا ذکر
فرماتا ہے۔ اللہ بھی شمس و قمر کی قسمیں اٹھاتا ہے —

Presented by www.ziaraat.com

والشمس وضحها ۔ والقمر اذا تلها ۔ حیات کے استقرار استقلال ۔ سکون و راحت کا دارومدار شمس و قمر نفوس پہ مشتمل ہے ۔ اور کائنات کے نظام کا دارومدار تو گویا اللہ تعالیٰ کی ذات پہ منحصر ہے ۔

علم النفس کی رو سے جتنا وقت شمسی نفس کا ہے اتنا ہی وقت قمری نفس کا ہے ۔ اگر کسی وجہ سے قمری نفس کی حکومت کا وقت کم ہو جائے تو سمجھ لینا چاہئے کہ آپ پر بہت ہی جلدی کوئی ناگہانی آفت آنے والی ہے ۔ کشت و خون ۔ لڑائی دنگا فساد اور مقدمہ بازی ہوگی ۔

اسلام کے قمر . . . علیؑ کا دور حکومت کم کر دیا گیا تو اس کا یہی نتیجہ نکلا ۔

اگر قمری حکومت کا زمانہ زیادہ ہو جائے تو راحت سکون خوشی اور آرام حاصل ہوتا ہے ۔

جب شمسی نفس کا وقت ختم ہو جائے تو لازمی طور پر قمری نفس کا دور حکومت شروع ہو جاتا ہے ۔ تکویر میانہ میں ۳ ساعتیں آتی ہیں ۔ اور ان ۳ ساعتوں کے گزرنے کے بعد قمری نفس کا دور شروع ہوتا ہے ۔ سمجھے مسلمانو ۔ یہ تھا تاریخ اسلام کی صحیح ترجمانی !

کہ شمسی دور ختم ہونے کے بعد ــــــ ۳ ساعتیں درمیان میں آ جاتی ہیں اور اس کے بعد قمری دور شروع ہوتا ہے ۔ شمسی نفس کا وقت بھی ۱۲ گھنٹے اور قمری نفس کا وقت بھی قدرت کی طرف سے ۱۲ ہی گھنٹے ہے ۔

اور ان تین ساعتوں کا وقت قدرت نے مقرر نہیں کیا ۔ کیونکہ فطری طور پر ہر شمسی دور کے بعد قمری دور ہی ہونا ضروری ہے یہ ۳ ساعتیں درمیان میں خواہ مخواہ آ گئی ہیں مگر ان کا قدرت کی طرف سے منضبط وقت نہ مقرر ہے اور نہ ہی کوئی ہے ۔

بس یہ ساعتیں آ ہی جاتی ہیں ۔ ایک ساعت کا نام ہے ساعت زحل دوسری ساعت کا نام ہے ساعت مریخ ۔ اور تیسری ساعت کا وقت ہے ساعت ستاویہ ۔

اگر یہ ساعتیں درمیان میں وقوع پذیر نہ ہوں اور شمسی نفس براہ راست قمری نفس کی طرف منتقل ہو جائے تو دلیل ہے اس بات کی کہ آپ نہایت آرام سے عزت سے ۔ وقار سے ۔ دولت حشمت اور عظمت کے ساتھ زندگی گزار رہے ہیں ۔

۱ پہلی ساعت زحل ہے ۔ یہ ساعت انتہائی منحوس ہے ۔

۲ دوسری ساعت مریخ ہے ۔ اس دور میں کشت و خون کی کثرت ہوتی ہے ۔

۳ تیسری ساعت ستاویہ ہے ۔ یہ ساعت نہایت خطرناک ہے ساعت ستاویہ میں احتیاط سے رہے اگر کسی پہ غصہ آ گیا تو اس کا نتیجہ خطرناک ہوگا ۔

جذبات کے اس مشتعل وقت میں ہی قتل و غارت کے اکثر واقعات ہو سکتے ہیں ۔ علم النفس کے ماہروں کی متفقہ طور پہ یہ رائے ہے کہ دنیا میں جس قدر لڑائی جھگڑے قتل اور فساد کے واقعات ظہور پذیر ہوتے ہیں سب نفس

Presented by www.ziaraat.com

کی ساعت مریخ اور ساعت مشتریہ کا نتیجہ ہوتے ہیں ——
مگر نفس مریخی میں انسان غالب رہتا ہے اور مغلوب نہیں ہوتا بلکہ
لیکن نفس مشتریہ میں اگر فساد اٹھ کھڑا ہو تو انسان خود مغلوب
ہو جاتا ہے۔ سانس کا یہ حصہ اور یہ دور خطرناک ترین دور ہے
مشتریہ نفس کی حالت میں انسان غصے میں اکثر پاگل ہو جاتا ہے
اور اس سے حرکات قبیحہ سرزد ہوتی ہیں جو لوگ اس ساعت
میں انتہائی صبر و سکون سے گزر جائیں ان کو خدا کا شکر ادا کرنا
چاہیے۔

یہ ضروری نہیں کہ ہر بشر میں یہ ۳ ساعتیں ضرور آتی ہیں۔
جن کا مزاج اعتدال پر ہوتا ہے اس کا نفس شمسی فوراً ہی
نفس قمری میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اگر مزاج میں اعتدال
نہ ہو اور کسی غلیظ اور فاسد خلط کی فراوانی بدن میں ہو تو
پھر ان ۳ ساعتوں کا دور درمیان میں ضرور آتا ہے۔
اور جب یہ ۳ ساعتیں گزر جائیں۔ اس وقت قمری دور
شروع ہوتا ہے سنا حضور یا۔ علم النفس آپ کو
تاریخ اسلام کا سبق پڑھا رہا ہے۔
آپ کچھ سمجھے بھی ہیں یا نہیں؟
ہجرت کی رات ارشاد خداوندی ہوا۔ ومن الناس
من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ۔
اس آیت کی رو سے اللہ نے اپنی رضا وقف کے بدلے
علی کا نفس خرید لیا۔ عزیز مصر نے یوسف کو خریدا۔

اور اللہ تعالیٰ نے نفس علی کو خرید لیا۔ عزیز مصر نے ظاہر یوسف
کو خریدا تھا یعنی بدن کو —— یوسف کا باطن نور نبوت سے
منیر استوار تھا۔ دنیا دنیوی اس وجہ سے غافل رہی۔ حقیر سمجھ کے
قریب الغربت نے علی کے نفس کو خریدا۔ ظاہری بدن کو
نہ خریدا۔ علی کا نفس ایک جام گیتی ہے اور حقائق
معارف ربانی اس سے ظاہر ہوتے ہیں۔ علی کا نفس ایک
شہباز ہے جو کبھی کنگرۂ عرش پر جلوہ افگن ہے اور کبھی
فرش کے دامن پر آئینہ ساز ہے۔
علی کا نفس ایک عندلیب ہے جو شجر طوبیٰ پر نغمہ سرا
ہے اور شجر روح اس کی غذا بنتی ہے۔ اللہ نے علی کے بدن
کو نہ خریدا۔ بلکہ نفس کو خریدا —— اس لیے کہ قوت
بدنی —— نفس کے ماتحت ہے۔ اور ایک نفس کی
خریداری سارے بدن کی خریداری ہے۔ نفس کو خریدا اور دنیا سے
لوگوں نے خریداری کی۔ جو چیز نہیں خریدی جا سکتی اس سے خرید
و فروخت بھی عجیب افسانہ بھی عجیب ہے۔
دیکھئے صاحب! کہ ہوا میں پرندہ اڑ رہا ہے اور دریا میں مچھلی جو
تیر رہی ہے اس کا سودا تو خریدا نہیں جا سکتا۔ اس لیے کہ ....
خریدار کو اس پر تصرف نہیں ہوتا۔
اور —— اللہ نفس علی کو خرید رہا ہے۔ جو کبھی پرندہ
بن کر فضا کے ہر حصے میں پرواز کرتا ہے۔ کبھی پانی بن کر
دریا کے دھندلکے میں غوطہ زن ہے اور کبھی صحرا کے حرارت

Presented by www.ziaraat.com

میں سرگرداں ہے ——— !
علیؑ کا نفس ہر لحظہ اللہ کی یاد میں رہتا تھا اس لئے اللہ
نے اپنی چیز کو خرید لیا ۔
علیؑ کا نفس اللہ کی محبت میں وقف تھا ۔ اللہ نے اپنا وقف
سنبھالا ۔

——— آج کل آپ سانس لیتے ہیں کیا اس سانس لینے پر
کوئی ثواب آپ کو ملتا ہے ؟ ہرگز نہیں ۔ ۔ ۔ مگر ماہ رمضان
میں روزہ کی حالت میں آپ کی ہر سانس تسبیح بن جاتی ہے ۔ ۔
۔ ۔ اس کی وجہ کیا ؟ ——— سنئے کہ روزہ کی وجہ سے ظرف
نفس کی طہارت اتنی بڑھ جاتی ہے کہ اب جو سانس اس
سے ہو کر گزرتی ہے وہ تسبیح بن جاتی ہے ۔

——— ایک ہلکی سی طہارت آجانے سے تو سانس
تسبیح بن جاتی ہے اور اگر لسان اللہ کا دین ہو ۔ نفس اللہ
کی طہارت میں غوطہ کھا کے نکلی ہوئی سانس ہو ۔ رسولؐ کا
بستر ہو ۔ ملائک کا ہجوم ہو ۔ کفر گھر سے باہر ہو ۔ اور آیات
گھر کے اندر ہو ۔ رضائے الٰہی کی تسبیح چل رہی ہو ۔ کل امامت
کی خورشید سے گھر لپا ہوا ہو تو نہ پوچھئے کہ ——
اس فضا میں جو سانس آئے گی اس کی کیا قیمت ہوگی !
سادہ اس اطمینان کے بدلے میں خالق کی رضا کیوں کر نہ ملے
کہ قتل کا سر پر جمگھٹ ہو اور تان کے چادر سو جائے
جیسا کہ بچہ ماں لیٹے تو جو اس کے گھر میں پیدا ہو اسے اللہ

کیا شان ہے تو کیا ملے ——— فقط جب نصیب ہو بہشتی
علیؑ بستر رسولؐ پہ سویا ہوا تھا ——— نبیؐ کی نیم
سے ہر شی کی قیمت اللہ کی رضا ہو اس کے "ہوش" کی اللہ
جانے کیا قیمت ہوگی !
ہجرت کی رات تو خرید لیا اللہ نے "علیؑ کا نفس" !
اور مباہلہ کے دن رسولؐ کو حکم دیا کہ اے رسولؐ عیسائیوں
کے مقابلے میں تم لے جاؤ اپنے نفس کو ——— اور رسولؐ لے
کے گئے علیؑ کو ——— تو علیؑ رسولؐ کا بھی نفس ۔ اور اللہ
کا بھی نفس
قدرت نے اس "نفس" کو رسولؐ کے ساتھ ربط خاص کر
بنایا ۔

اللہ نے اپنا نام دے دیا ۔
اپنی مسجد میں علیؑ کو دیا ۔
اللہ نے گھر دے دیا
اللہ نے چادر دے دی
اللہ نے امامت اور ولایت
دے دی ۔
اللہ نے فاطمہؑ نازل کر دیا
اللہ نے زمین عقد کی
ہم اللہ ... لکھ دیا
اللہ نے ... دے دی

رسولؐ نے اپنا مقام دے
دیا
رسولؐ نے دختر دے دی
رسولؐ نے بستر دے دیا ۔
رسولؐ نے وزارت دے
دی
رسولؐ نے داماد بنا لیا ۔
رسولؐ نے باب مدینۂ علم
کہہ دیا
رسولؐ نے ... ...

Presented by www.ziaraat.com

رسول اکرمؐ کا فرمانا ہے کہ جب میں معراج پر گیا۔ تو اللہ نے کلام فرمایا مجھ سے علیؑ کا تھا۔ گویا علیؑ ۔۔۔ معراج پر جا کر نفس ناطقہ بن گئے ۔ ہر شخص یہ پوچھتا ہے کہ "تیری بات کا نفس مضمون کیا ہے؟" ۔۔۔ تو گویا معراج کے کلام کا نفس مضمون تھا ۔۔۔ علیؑ !

ایک دن کمیلؓ نے جناب امیر المومنینؑ سے پوچھا کہ "نفس کیا چیز ہے؟ ارشاد فرمایا کہ تو کس نفس کو دریافت کرتا ہے؟ عرض کی مولا کیا ایک نفس کے علاوہ کوئی اور نفس بھی ہیں؟

فرمایا ہاں چار نفس ہیں۔

۱۔ نامیہ نباتیہ ۔ ۲۔ حسیہ حیوانیہ ۔ ۳۔ ناطقہ قدسیہ ۔ ۴۔ کلیہ الٰہیہ ۔

ان سب میں ہر ایک کے لئے ۵ ۔ قوتیں ہیں۔

نامیہ نباتیہ کی ۵ قوتیں یہ ہیں ۔ جاذبہ ۔ ماسکہ ۔ ہاضمہ ۔ دافعہ ۔ مربیہ

حسیہ حیوانیہ کی ۵ قوتیں ہیں ۔ سامعہ ۔ باصرہ ۔ ذائقہ ۔ شامہ ۔ لامسہ

ناطقہ قدسیہ کی ۵ قوتیں ۔ فکر ۔ ذکر ۔ علم ۔ حلم ۔ نباہت ۔

کلیہ الٰہیہ کی ۵ قوتیں

۱۔ بقا فی الفنا ۔ فنا میں بقا کی جستجو ۔

۲۔ نعیم فی الشقاء ۔ تکلیف میں راحت کی لذت

۳۔ عز فی الذل ۔ ذلت میں عزت کا پہلو

۴۔ فقر فی الغنا ۔ امیری میں فقیری کی شان

۵۔ صبر فی البلاء ۔ بلا میں صبر کا نمونہ

آپ علیؑ کے نفس ناطقہ قدسیہ کی پانچوں قوتوں کا امتحان لیں ۔

فکر: ۔ حتیٰ کہ عبادت پر گنہگاروں کی مغفرت کے لئے دعائیں مانگنا علیؑ کا شعار زندگی ہے ۔

ذکر: ۔ ذکر خدا کا عالم تھا کہ خدا نے قرآن میں اہل الذکر کا خطاب فرمایا ۔

علم: ۔ کی یہ حالت تھی کہ باب شہر علوم ہو گئے ۔

حلم: ۔ کا یہ مقام تھا کہ دشمن کے سینے پر سوار تھے کہ سر کاٹ لیں ۔ مگر اس نے بے ادبی کی ، تو اسے چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے ۔

نباہت ۔ آیات قرآنی اس پر صادق ہیں علیؑ کی ذات میں صحف ناطق کی شان کا مظاہرہ ہوتا ہے

اب آپ علیؑ کے نفس کلیۂ الٰہیہ کی ۵ قوتوں کو کسوٹی پہ پرکھیں ۔

بقا فی الفنا: ۔ علیؑ نماز میں تھے اور حالت یہ تھی کہ دیکھنے والوں کو شبہ ہوا کہ علیؑ گزر گئے ۔۔۔ جناب فاطمہؑ کو اطلاع دی گئی تو آپ نے یہ کہہ کر تسلی دے دی کہ حالت اکثر نماز میں ہو جایا کرتی ہے ۔

Presented by www.ziaraat.com

نصرِ فی الاستقامۃ ۔ فاتحِ خیبر ہے مگر بھوک کی سوکھی روٹی گھٹنے پر توڑ توڑ کر منہ سے کھاتا ہے ۔

عزِ فی الذل ۔ اپنے آپ کو کہتا ہے کہ میں اللہ کا ایک بندہ ہوں جس کو قرآن کی بیسیوں آیات عزت کا شرف بخشتی ہیں ۔

فقرِ فی الغنا ۔ علوم شہنشاہ کونین ہے نفس اللہ بھی ہے نفس رسولؐ بھی العلم بھی ۔ ولی بھی ۔ خلیفہ بلا فصل بھی ۔ مگر یہودیوں کے باغ میں پانی دے کر مزدوری کرتا ہے ۔

صبرِ فی البلاء ۔ غصب فدک اور غصب خلافت پر صبر کا مظاہرہ اسی پر ختم ہے ۔

علیؑ علم الابدان کی روشنی میں ۔

میں ایک پیشہ ور طبیب ہوں ۔ میں یہ نہیں کہنا چاہتا کہ آپ میری طرح طبیب بن جائیں ۔ مگر علم الابدان کی روشنی میں علیؑ کی شان پڑھ لینے یا سن لینے میں تو کوئی حرج نہیں ۔ آئیے دیکھئے کہ علیؑ کس کس علم میں جلوہ فرما ہیں ۔

جدید سائنس کی رُو سے انسان ۱۰۶ عناصر کا مرکب ہے الگ پانی ہوا نائیٹروجن ۔ ہائیڈروجن ۔ میگنیشیم ۔ کاربن ۔ پوٹاشیم ۔ تانبہ ۔ زنک غرضیکہ جتنے بھی عناصر ملکر کسی مادے کی تشکیل کرتے ہیں وہ سب کے سب عناصر جسم انسان کے اجزاء ہیں ۔ ان تمام عناصر

[illegible] ۔ خاک اور [illegible] زمین [illegible] سب وہ عناصر موجود ہیں جن سے انسان بنتا ہے ۔

انسان خاک کا پتلا ہے ۔ اور خاک میں چونکہ یہ سب عناصر موجود ہیں اس لئے انسانی جسم کی ساخت میں بھی ان عناصر کو بڑا دخل [illegible] ہے ۔

آپ ایک بات سنئے اور اس کا جواب ذرا سوچ کر دیجئے ! کیا آپ کا رسول کبھی جھوٹ بھی بولتا ہے ؟ نہیں ! آپ کا رسول کبھی کوئی ناجائز حکم بھی دیتا ہے ؟ [illegible] اس کا جواب بھی آپ نہیں [illegible] آپ کا رسول جو کچھ کہتا ہے حق کہتا ہے کہ نہیں ؟ ہاں

[illegible] قرآن حق ہے اس کا ہر قول حق ہے [illegible] ہر بات حق ہے آپ کو رسول کے کسی ایک فرمان ۔ کسی ایک بات ۔ اور کسی ایک قول کے جھٹلانے کی جرات نہیں ہے ایک کا منکر کل کا منکر ہے ۔ رسول کے ہر فرمان کو تمہیں قبول کرنا پڑے گا ۔ اور اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے ۔

[illegible] زمین میں جس کل عناصر ہیں [illegible] ہیں وہ عناصر جن سے انسان بنا ہے ۔ اور زمین کو ... مٹی کو ... خاک کو ... تراب کہتے ہیں ۔ اور جناب علی علیہ السلام کو رسول اکرم نے خطاب فرمایا ہے ابو تراب ۔ اور قرآن کی رو سے [illegible] ہے ۔ زمین کا باپ

اور آپ نہیں ان ... کا کلمہ جو زمین کی پیداوار ہیں تو ادھر

Presented by www.ziaraat.com

آدم سے لے کر قیامت تک جتنے انسان پیدا ہوئے ۔ اگر سب ہیں یا
ہونگے ان سب کا باپ کون تھا؟ ابو تراب یا
اور یا پھر سے انکار کرنے والے کو لوگ کیا کہتے ہیں ولد الحرام!
یا ابو تراب کو بیٹے صلعم دنیا کہیں گے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یا
بدن انسانی میں علیؑ کے بارے رسول اکرمؐ کا ارشاد ہے
یا علی انت منی بمنزلۃ الراس من جسدی ۔

جسم انسانی میں چہرہ ہے	علیؑ	وجہ اللہ ہے
جسم انسانی میں آنکھ ہے	علیؑ	عین اللہ ہے
جسم انسانی میں زبان ہے	علیؑ	لسان اللہ ہے
جسم انسانی میں کان ہے	علیؑ	اذن اللہ ہے
جسم انسانی میں سینہ ہے	علیؑ	جنب اللہ ہے
جسم انسانی میں ہاتھ ہے	علیؑ	ید اللہ ہے
جسم انسانی میں خون ہے	علیؑ کے بارے رسول اکرمؐ کا ارشاد دمک دمی (تیرا خون میرا خون)	
جسم انسانی میں روح ہے	علیؑ کے لئے ارشاد رسولؐ ہے روحک روحی تیرا روح میرا روح	
جسم انسانی میں نفس ہے	علیؑ نفس اللہ بھی ہے نفس رسولؐ بھی ہے ۔	

انسانی جسم میں چار خلطیں ہیں خون بلغم صفرا سودا ۔
جسم کی قوت خون سے قائم ہے ۔ روح اسی کے سہارے
ٹکی ہے ۔ صحت اسی کے باعث ہے اور رسول اکرمؐ کا فرمان ہے

یا علی انت دمک دمی روحک روحی ۔ گویا محمدؐ کا
سارا خون علیؑ کا ہے اور علیؑ کا سارا خون محمدؐ کا ہے ۔
ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ اگر کسی مریض کو خون دینے کی ضرورت
ہو تو اسی قسم کا خون دیا جانا مناسب ہے جس
قسم کا خون مریض کے اندر موجود ہے ۔ ورنہ بجائے فائدہ کے
نقصان ہوگا ۔ گویا بجائے علیؑ کے ۔ اگر محمدؐ کا خون کسی
دوسرے کو دیا گیا تو نقصان کا باعث ہوگا ۔
دوسرے شخص کے خون کی تاثیر ضرور پیدا ہوگی ۔ اس کی مثال
مشہور ہے کہ کسی مولوی صاحب کو ڈاکٹر نے کسی میراثی کا خون
دے دیا ۔ مولوی صاحب اذان دیتے وقت تالیاں بجانے
لگ گئے ۔ جب میراثی کا ایک پاؤ خون مولوی سے تالیاں بجوا سکتا
ہے تو کیا کہئے اس خون کا ۔ جس کا سارا خون محمدؐ کا خون تھا ۔
احادیث نبوی کا خون نہ کرو ۔ اور علیؑ کو محمدؐ کا خون جانو ۔
رسالت آپ تک قائم ہے تو صرف اس لئے کہ اس کے بقا کے
لئے آپ علیؑ اور اولاد علیؑ کا خون دیا گیا ۔ انہیں ذوات مقدسہ
سے اسلام قائم ہے خون کا امتزاج کرتے ہیں اور کسی سے بھی طہارت
پیدا ہوتی ہے اس میں یہ شجاعت صرف علیؑ کے دم سے ہے ۔
بلغم کا مزاج سرد تر ہے ۔ یہ مفلوک دینے کے قابل ہے ۔
انسان کا قیاس ہے کہ بلغم خون کا بدل بن سکتی ہے مگر یہ قیاس
ہی قیاس ہے کسی نے بیتے نہیں دیکھا ۔ اور بعض قیاس ہے ۔

Presented by www.ziaraat.com

اطبا کا ——— اول من قاس ابلیس جس نے سب سے پہلے
قیاس کیا وہ شیطان تھا ——— اس لئے قیاس اللہ
کی نظر میں شیطانیت ہی شیطانیت ہے۔ قیاس مت کیجئے
کہ خون کا بدل بلغم بن سکتی ہے۔ خون خون ہے۔ بلغم بلغم ہے
جگر جگر ہے گردہ گردہ ہے۔
رسولؐ کا جانشین "دیمک دی" نہیں ہو سکتا ہے۔
بلغم کبھی نہیں ہو سکتا۔ سوچئے غور کیجئے تا بہتر سمجھ
لیجئے۔ صفرا کا مزاج گرم خشک ہے غصہ اس کی زیادتی کے باعث
بہت آتا ہے۔ شکل وشباہت اس کے فساد کے باعث ہوتے ہیں
اکثر مہلک امراض کی وجہ صفرا ہوتا ہے۔
سودا کا مزاج سرد ہے اس کا مزاج گریہ کی طرف راغب ہوتا
ہے۔ یہ نہایت فاسد خلط ہے۔ یہ انسان کے ہوش وحواس
کو کھو دیتی ہے۔ بدن پر جگہ جگہ پھوڑا پھنسی آتے ہیں۔ رنگت
بدن میں سیاہی آجاتی ہے۔ جیسے عضو ... تو ذہن نشین کر لیجئے
سمجھ گئے۔
پس سب خلطیں ... خون کے تابع ہیں اور بدن کا کل نظام
خون کے تابع ہے۔ جسم میں جہاں تکلیف واقع ہو۔ قوت
مدبرہ فوراً ہی اس مقام پر خون کو امداد کے لئے بھیجتی ہے
جیسے علیؑ ہر مقام پر پہنچ کر رسول اکرمؐ کی امداد فرماتے تھے
اعضائے رئیسہ تین ہیں۔ دل۔ دماغ۔ جگر۔ دماغ کی شان
میں ہے اور جناب رسول اکرمؐ کا ارشاد ہے یا علیؑ انت

منی بمنزلة الرأس من جسدی۔
یا علیؑ تجھے مجھ سے یہ نسبت ہے جیسے جسم کو سر سے ہوتی ہے
گویا علیؑ — رسالت کا سر ہے۔
علیؑ رسالت کا دماغ ہے۔
بدن انسانی میں دل کی حکومت ہے اور دماغ اس کا وزیر
ہے۔ کائنات میں رسالت اور حکومت ہے محمدؐ کی اور علیؑ اس
کا وزیر ہے۔ یا علیؑ انت منی بمنزلة الراس من جسدی
محمدؐ دل ہے علیؑ دماغ ہے۔ علیؑ وزیر ہے رسالت پناہ کا ——
اور وزیر ہی کی عقل پر حکومت کا تمام چلنا ہے۔ اسلام چلا ہے
صرف اسی وزیر کے تدبر پر ...... ! دماغ سے ہی اعصاب کا
سلسلہ شروع ہوتا ہے اور جسم کی تمام حسوں کا مرکز ہے دماغ —— !
روح کے احکام براہ راست اعضاء تک نہیں آتے بلکہ پہلے
دل پر نازل ہوتے ہیں۔ اور دل سے دماغ کی طرف پہنچتے ہیں۔
دماغ دیگر اعضاء کی طرف ان احکام کو بھیجتا ہے —— دل کا کام
ہے روح سے احکام لینا اور دماغ کا کام ہے سلطنت جسم میں عمل کرنا۔
تو یا کمال بدن اسی وزیر کی قابلیت پر منحصر ہے۔
جس طرح دل کے بغیر آدمی زندہ نہیں رہ سکتا ہے۔ اسی
طرح دماغ کے بغیر بھی انسان زندہ نہیں رہ سکتا ہے۔
دماغ نام ہے ۱۲ قوتوں کا۔ باصرہ۔ سامعہ۔ ذائقہ۔
شامہ۔ لامسہ۔ حس مشترک۔ حافظہ۔ ممیزہ۔ متخیلہ۔
متفکرہ۔ واہمہ۔ متصرفہ ان ۱۲ قوتوں میں اگر ایک قوت بھی

Presented by www.ziaraat.com

کم ہو جائے تو جسم اپنے صحیح فرائض انجام نہیں دے سکتا۔ امام
بھی ۱۲ ہیں۔ ان کے بغیر بھی اسلام کے فرائض صحیح طور پر انجام
نہیں ہو سکتے۔

دماغ اور دل میں اتنا گہرا تعلق ہے۔ اتنا قریبی واسطہ ہے۔
کہ یہ تمیز کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ بات دل سے نکل کر آئی ہے
یا دماغ سے ——— نبیؐ اور علیؑ میں بھی اتنا ہی گہرا تعلق ہے
کہ جو بات محمدؐ کی ہے وہی علیؑ کی ہے۔ جو علیؑ کی ہے وہی بات
محمدؐ کی ہے۔

دماغ دل کا ایک دروازہ ہے۔ حضورؐ شہر علم ہے اور علیؑ
اس علم کے شہر کا دروازہ ہے۔

دل چھپا ہے اور دماغ اوپر ہے۔ گویا یہاں انسانی جسم کے
کا منظر دکھایا ہے۔ وہاں بھی دل چھپا تھا اور دماغ تھا۔

دماغ بدن کی اصلاح کرتا ہے جسم کے ہر حصے میں اصلاح
کے احکامات کو بھیجتا ہے گویا دماغ مشکل کشا بدن ہے۔

جیسے دل دماغ قائم ہے بدن کی تمام قوتیں بھی قائم ہیں
گویا دماغ جسم کا اولی الامر ہے۔

دل جسم کا ایک شہر ہے اور دماغ اس کا دروازہ ہے
ہم جو کچھ اس سے سنتے ہیں دیکھتے ہیں۔ کرتے ہیں۔ سوچتے
ہیں سب کچھ دماغ کی امداد سے کرتے ہیں دل سے جو کچھ جسم
انسانی کو ملتا ہے۔ دماغ کے ذریعہ سے ملتا ہے۔ نبیؐ باب
مدینۃ العلوم ہے جو کچھ مخلوق کو ملتا ہے اسی دروازہ سے

ملتا ہے۔ اور امامت کے سوا اعمال اسی کے ذریعہ سے پہنچتے ہیں
دماغ کا قائم مقام معدہ نہیں ہو سکتا۔ معدہ کا کام ہے
کھانا اور فضلہ نکال دینا۔ بس ہر چیز کا کھا جانا۔ اپنا مال ہو یا
پرایا۔ کھا جانا اور بس کھا جانا ——— دماغ کا قائم مقام پیٹ
نہیں ہو سکتا ہے اس کم بخت میں اتنی گڑگڑاہٹ ہے۔
کہ اگر پھیل جائے تو بدن کی حالت ہی کو ابتر کر دے۔ اکثر
ڈاکٹروں نے اسے عضو معطل قرار دے کر نکال بھی دیا تو زندگی
قائم رہی۔ دماغ کا بدل تلی نہیں ہو سکتی یہ تو سودا کا مرکز ہے
گردہ بھی سا عضو ہے۔ جسم کی ردی اور فضول خلط کو اپنے اندر
جمع رکھتا ہے۔

دماغ کا بدل دماغ ہی ہے۔ یہ اپنے اصلی مقام پر ہے
تو سب کچھ درست ہے۔ اللہ نے دو آنکھیں بنائی ہیں یہ
نورانی مخلوق ہے سارے جسم کو راستہ دکھانے والی بھی
نورانی مخلوق ہے۔ یہ نہ ہو تو ہم بھٹکتے پھریں۔ ہماری رہنمائی
نور کرتا ہے۔ دیکھنے میں یہ دو ہیں مگر ان کا نور ایک ہے
ان کا کام ایک ہے۔ ان کی بصارت ایک ہے جو کام ایک
آنکھ کا ہے وہی کام دوسری آنکھ کا ہے۔ اللہ نے ان کو
دو بنایا ہے۔ اس لئے کہ یہ نورانی مخلوق ہے اور اللہ
نے نور کو حبیب بھی تخلیق فرمایا دو کر کے پیدا کیا۔

انا و علی من نور واحد۔

اگر ایک آنکھ بھی جاتی رہے تو اس کا پورا کام دوسری آنکھ

Presented by www.ziaraat.com

سر انجام دیتی ہے۔ اسکی جانشین آنکھ ہی ہو سکتی ہے
ناک نہیں ہو سکتی۔ ناک اگرچہ ان دونوں آنکھوں کے قریب
قریب ہے۔ مگر آنکھ کا جانشین نہیں بن سکتا۔ نور کا جانشین
نور ہی ہو سکتا ہے۔

علم زراعت اور شان علیؑ

ہر تخم کے لئے یکساں زمین کام نہیں دیتی۔ بعض کے لئے
زیادہ کمائی ہوئی زمین کی ضرورت ہوتی ہے اور بعض کے
لئے معمولی ——— اور بعض کے لئے بہت ہی کم۔

جتنی بیش قیمت جنس ہو گی اتنی ہی اس کیلئے زیادہ
ریاضت کی ضرورت ہو گی آپ نے تھل کے علاقہ میں
جتنے آگے بڑھے دیکھے ہوں گے۔ ریت کے ٹیلوں پر
——— وہاں کے کاشتکار معمولی ہل چلا کر بیج بو دیتے
ہیں۔ اور فصل اُگ آتی ہے۔ مگر گندم۔ کپاس اور گنا
جیسی قیمتی اجناس کے لئے کاشتکار کو بہت زیادہ
محنت کرنا پڑتی ہے۔

جب معمولی مادی چیزوں میں یہ حال ہے تو امانت
و ہدایت معمولی سینوں میں کیونکر پرورش پا سکتی ہے
اس کے لئے ایسے قلوب کی ضرورت ہے جو خلقت
آدم سے ہزاروں سال پہلے عالم نور میں پرورش پا
چکے ہوں۔

علیؑ ہی وہ ہستی ہے جس کو رسولؐ نے ہر ممکن طریقے سے تعلیم
دی۔ گود میں پال کر۔ زبان چسا کر۔ زبان منہ میں دے کر
سینے پر لٹا کر۔ سینے سے لگا کر۔ طائر کی طرح بھرا کر۔
جب علیؑ نے پوچھا تو بتا کر اور نہ پوچھا تو اپنی طرف سے
بتا کر ——— رسولؐ اکرم نے پوری طرح سمجھ لیا تھا کہ ریاض
کی ہوئی زمین ہے۔ ہدایت و امامت کا بیج یہاں رنگ لائے
گا۔ ایک ایک دانے سے ہزاروں دانے پیدا ہوں گے۔
پھلا پھولا۔ رسولؐ اکرم کی ہدایت تو سب پر مساوی تھی
مگر ہر فرد کو اتنا ہی فیض ملا جتنا اس کا ظرف تھا۔ ہدایت
ایک جیسی تھی۔ مگر اس کے اثرات مختلف تھے۔ کوئی اس
ہدایت سے مومن بنا کوئی مسلمان بنا۔ کوئی "ضعیف الایمان"
بنا اور کوئی کامل الایمان بنا ——— تخم ایک تھا۔ مگر زمین مختلف
ہونے کے سبب سے اثرات مختلف ہو گئے۔ شور زدہ
قطعات پر آپ لاکھ محنت کریں۔ ہل چلا کر۔ پانی
دیں۔ کھاد دیں۔ مگر پیدا کیا ہوتا ہے؟ ——— تجربہ کر کے دیکھ لیں
بیج ہی تلف نہ ہو جائے تو جو محنت میں آ گئے کھو بیٹھے
ہر تخم زمین سے وہی چیز لیتا ہے جس کے لئے وہ بنایا گیا
ہے۔ یہ زمین بھی تخم شناس ہے۔ زمین کی یہ کرامت
ہے کہ وہ ہر اچھے بیج سے ملنے کے لئے تخم کو خوب پہچانتی
ہے۔ زمین اپنا فرض سمجھتی ہے نیم کو کڑوا
رس دیتی ہے۔ انگور کو میٹھا رس دیتی ہے اور لیموں کو

کھٹا رس ―― زمین کا ایک قطعہ ہوتا ہے محنت ایک جیسی
ہوتی ہے ۔ نگہداشت ایک جیسی ہوتی ہے ۔ مگر پاس پاس
کھڑے ہوئے درختوں میں ایک کا رس میٹھا ہے ۔ ایک کا کھٹا
ہے ایک کا کڑوا ہے ۔ یہ سب تخم پر مبنی ہے جیسا تخم ویسا ثمر
اور جس کا تخم ۔ نور الٰہی ہو ۔ "انا و علی من نور
واحد" اور یہ تخم خداوندی ہے اس طرح جدا ہو جس طرح
سورج میں سے سورج کی کرنیں ―― اس تخم پر زندگی
محنت کرنے سے جو پھل آئے گا اس پھل کا نام ہے "امامت
اور ولایت" ―― درختوں کے رنگ و روپ اور پھلوں
کے ذائقہ کا دارومدار تخم پر مبنی ہے ۔ جیسا تخم ہو گا ۔
اس کا درخت آخر تک ویسا ہی رہے گا ―― اگر نیم کا
بیج آم کی جگہ بو دیا جائے تو یہ مقاربت اور مصاحبت
کوئی فائدہ نہیں دے سکتی ایک ہی جگہ میں نیم اور آم موجود
ہوں ۔ مگر آم آم رہے گا اور نیم نیم ―― آم تو نیم
کو میٹھا نہیں بنا سکتا ―― ہاں ایک ہی قسم کے درخت اور
ایک ہی نسل کے درخت چاہے قریب قریب ہوں یا دور
دور ان کی خصوصیات میں کوئی فرق نہ پڑے گا ۔ کیا تعجب ۔
ایک ہی درخت میں کہیں پھل کچا ہے ۔ کہیں پکا ہے کوئی
پھل چھوٹا کوئی بڑا ہے کوئی خوش رنگ ہے کوئی بدرنگ
ہے جب ایک ہی درخت کے دو پھول ایک ہی درخت کے
تمام ثمر یکساں نہیں ہو سکتے ۔ تو رسولؐ کی صحبت میں بیٹھنے

والے سب کے سب لوگ کیونکر ایک جیسے ہو سکتے ہیں ۔
اسی طرح سب اصحاب برابر نہیں ۔ کیونکہ بعض اصحاب نے صرف
چند ساعت اور چند یوم کی صحبت کا شرف حاصل کیا تھا ۔ اور بعض زندگی
بھر ساتھ رہے تھے ۔ بعض کی ذاتی صلاحیت کی منزل دوسروں سے کم تھی
بعض میں کسب شرف اور جذب تعلیم کا مادہ دوسروں کے برابر
نہ تھا ۔ بعض ایسے تھے کہ باوجود پاس بیٹھنے کے رسالت مآب
کے خدوخال نہ بتا سکے ۔
اور بعض باوجود شرف زیارت حاصل نہ کرنے کے سب کچھ
جان گئے ۔ بعض کو قرنوا اخی کہہ کے اٹھا دیا گیا ۔ اور بعض کو
انت منی و انا منہ کہہ کے سینے سے لگا لیا گیا ۔
پس تمام کا مرتبہ ایک جیسا نہیں ہو سکتا ۔
پھر پھول کہتے ہو ۔ کچھ فرق نہیں ان چاروں میں ان کی
طینت میں فرق ۔ ان کے علم میں فرق ۔ ان کی شجاعت میں
فرق ۔ ان کی قربت رسولؐ میں فرق ۔ ان کے اخلاق میں فرق
ان کی تربیت میں فرق ۔
جس کی طینت ۔ رسولؐ کی طینت جیسی تھی وہ اور تھا ۔
جس کی شجاعت سے اسلام پھیلا اس کا مرتبہ الگ تھا ۔
جس کو باب مدینۃ العلم کہا گیا ۔ اس کی شان جدا تھی ۔
جس کو "فی القربیٰ" کہا گیا ۔ اس کی نسبت الگ تھی ۔
جس کو بھائی کہا ۔ اپنا نائب بنایا ۔ اپنی طرح مولا بنایا ۔
جس کا خون محمد الرسولؐ کا خون ۔ جس کا گوشت محمد الرسولؐ

Presented by www.ziaraat.com

کا گوشت جو دکھ رہی تھی ۔
انت منی وانا منہ ۔

وہ اور تھا ۔ اور دوسرے اصحاب اور تھے ۔
کچھ فرق نہیں ان چاروں میں کہہ کے اپنی کم علمی بے بضاعتی
بے مائگی اور بے عقلی کا ثبوت نہ دو ۔
جب ہاتھ کی پانچ انگلیاں برابر نہیں ہو سکتیں ۔ تو یہ چاروں
ایک جیسے کیسے ہو سکتے ہیں ۔

آسمان —— زمین نہیں بن سکتا
قلندر —— سکندر نہیں بن سکتا ۔
قطرہ —— سمندر نہیں بن سکتا ۔
کنکر —— دُر نہیں ہو سکتا ۔

بھائی صاحب یوں کہو ۔۔۔ ہے فرق بڑا ان چاروں میں ۔
ایک درخت جب بوڑھا ہو جائے اور اس کی نسل کو باقی رکھنا
ضروری ہو تو مالی اس درخت کا پیوند لگا رکھتے ہیں وہ اس
طرح کہ اسی طرح کا اسی نسل کا ایک پودا گملے میں رکھ کے
درخت کی ایک شاخ سے پیوند کر دیا جاتا ہے ۔ کچھ دنوں
کے بعد اس پودے میں درخت کا پیوند پھوٹ نکلتا ہے ۔
اب اس پودے میں اسی درخت کا اثر اور ذائقہ ہوتا ہے ۔
قدرت نے آخری نبوت کے درخت کو دوامی بقا دینے کے
لئے امامت کا ایک پودا کعبہ کے گملے میں لگایا ۔ اور اس
درخت کی شاخ سے پیوند لگا دیا ۔ تاکہ رنگ امامت

کہ جو کچھ اثر نبوت کا آ جائے اور قیامت تک یہ نسل قائم رہے
فاعتبروا یا اولی الابصار

علم الخواب اور شانِ علی

خواب کے اسرار سے واقفیت حاصل کر کے زندگی اور موت
دونوں حالتوں میں زندہ رہا جا سکتا ہے ۔ دوسری زندگی والا
یعنی وہ شخص جو اپنے خواب پر قابو حاصل کر لیتا ہے وہ اپنے
مرے ہوئے عزیزوں اور دوستوں سے ملاقات کر سکتا ہے
وہ نہ موت سے ڈرتا ہے ۔ اور نہ مرتے وقت اسے تکلیف
ہوتی ہے ۔
آج میں اس مادی دنیا کے پُر آشوب دور میں پہلی بار
اور صرف پہلی بار اس روحانی موضوع پر قلم اٹھا رہا ہوں
اس سے پیشتر علم الخواب پر ایسا قیمتی مضمون آپ کی
نظر سے نہ گزرا ہوگا اور نہ ہی آئندہ گزرے گا ۔

انسان کی زندگی کی ۳ حالتیں

انسان پر عام طور پر ۳ حالتیں قائم رہتی ہیں (۱) جاگنا
(۲) خواب (۳) گہری نیند ۔ ان تین حالات کی پھر ۳ ۔ ۳
قسمیں ہیں ۔
عام لوگ صرف ان ۳ ہی حالتوں میں رہتے ہیں یعنی بیدار

Presented by www.ziaraat.com

خواب اور گہری نیند -

خواب میں بیداری - یہ بیداری کی روشن ضمیری ہے اس حالت میں انسان محض یا بیداری کی طرح تماشہ کا اداکار ہی نہیں ہوتا بلکہ تماشائی بھی ہوتا ہے - اور وہ ڈرامے کے بعض حصوں کو اپنی منشا کے مطابق تبدیل بھی کر سکتا ہے - لیکن ایسی حالت میں قائم رہنے کی بجائے وہ اس "عالم" کی روشن ضمیری سے محروم ہو جاتا ہے -

اس کا جسم لطیف کے ساتھ رابطہ کٹ جاتا ہے - اس کو اس کی پرواہ نہیں ہوتی - کیونکہ اسے پورا یقین ہوتا ہے کہ چند منٹوں میں وہ اپنے مادی جسم میں واپس چلا آئے گا -

یہ حالت عموماً حالت خواب میں کسی خیال کے بڑھ جانے کی وجہ سے پیدا ہوا کرتی ہے - اس کو فکری خواب بھی کہتے ہیں -

خواب میں بیداری کا طریقہ - سوتے وقت اپنی حسیات کو ذرا بیدار رکھئے ۹۵ فیصد اپنی توجہ کو نیند کے لئے چھوڑ دیجئے اور ۵ فیصد توجہ کو بطور تماشائی ہوشیار رکھئے - میرے یہ الفاظ شاید آپ کی سمجھ میں پوری طرح نہ آسکیں - مگر اس مفہوم کو دہرانے کی کوشش یوں کروں گا کہ سونے سے پہلے اپنی طبیعت کو اس بات پر مائل کر دیں کہ میں خواب میں جاگ رہا ہوں یعنی لاشعور کو ترغیب دیں - جیسے انگریزی میں ... سے بہتر لفظ اور کوئی نہیں مل سکتا - اگر آپ ایسا تجسس کیجئے

لاشعور کو بار بار دیں گے - تو آپ محسوس کریں گے کہ آپ کے احساسات خواب کے عالم میں بھی بیدار ہوں گے - آپ ہر بات کو آسانی سے سمجھ سکیں گے اور نیند میں ہونے کے باوجود ماحول کے تمام اثرات سے باخبر ہوں گے -

آپ کو جو خواب اس عالم میں آئے گا آپ ایک تماشائی کی حیثیت سے اس ڈرامہ کا سین دیکھیں گے - یہ مشق نہایت مشکل مگر بہت ہی مفید ہے اور ایک یا دو مصنوعی خواب کی مشق کے بعد آسان معلوم ہوتی ہے -

خواب میں خواب

یہ خواب کی روشن ضمیری ہے - اور ہپناٹزم کی حالت کے مشابہ ہے جیسے ایک منٹ کے خواب میں انسان یہاں کے سالہا سال کی زندگی گزارتے ہوئے محسوس کرتا ہے جس کی راتوں اور دنوں میں وہ باقاعدہ سوتا جاگتا کام کرتا ہوا معلوم دیتا ہے -

خواب میں خوب حاصل کرنے کا طریقہ

طریقے کئی ہیں مگر طوالت کتاب کے باعث مختصراً ایک جامع طریقہ پیش قارئین کر رہا ہوں -

خواب میں بیداری کی قسم کے بعد یہ مشق آسان ہو جاتی ہے حالت خواب میں اپنے نفس کو بیدار کیجئے اور اسے ترغیب دیجئے

Presented by www.ziaraat.com

کہ آپ آرام سے سو جاؤ، ایک خیالی چارپائی اور خیالی بستر بچھا کر عالم خواب
میں ہی اس پر سو جاؤ اور اپنے لاشعور کو کہہ کر سو جاؤ تو آپ خواب میں
گہرے خواب میں چلے جائیں گے اس حالت میں عجیب بات یہ ہے
کہ انسان یہ خیال کرتا ہے کہ پہلے تو میں خواب میں تھا اب بیدار ہو
چکا ہوں حالانکہ خواب کی گہری کیفیت میں منتقل ہوتا ہے۔ اور اس
حالت میں اسے جو خواب آتا ہے وہ سو فیصدی سچا ہوتا ہے۔
جو لوگ روح کو لطیف حواس اور مادی نفس کی خواہش سے
ہٹا کر اعلیٰ نفس کی جانب مائل ہو جاتے ہیں ان کے معمولی خواب بھی
عالم کثیف کی بجائے عالم لطیف کے ہو جاتے ہیں خواب میں خواب
حاصل کرنے کے بعد آپ کو مستقبل کے نیک و بد اور ہونے کے اکثر حالات
کا قبل از وقت پتہ چل سکتا ہے اور آپ کو اس عالم خواب میں جو
کچھ بھی دکھائی دیگا۔ وہ صحیح اور قطعی صحیح ہوگا میں نے خواب
در خواب تک ان مشقوں کو مکمل کیا ہے اور اپنے تجربات کی روشنی
میں بلا دریغ کہتا ہوں کہ واقعی ہر خواب ایک پیغام الٰہی اور
ایک الہام سے کم نہیں ہوتا۔

خواب میں گہری نیند

اس خواب میں انسان عالم ناسوت میں دوہری زندگی گزار
سکتا ہے اور وہ تین منٹ کے اندر اندر تمام زمین کا چکر لگا
سکتا ہے اس عالم میں جو خواب آئے اسی عالم ناسوت کا خواب
کہا جاتا ہے اور اس قسم کے خواب اکثر مستقبل کے متعلق اطلاعات

فراہم کرتے ہیں جو بالکل درست ہوتی ہیں یہ حالت خواب در خواب کے
طریقوں سے حاصل ہو سکتی ہے توجہ اور یکسوئی سے۔
گہری نیند میں بیداری:- جیسے بیداری در خواب کی حالت میں
انسان کو خواب کا پتہ چل جاتا ہے اسی طرح یہ بیداری کو لگاتار گہری
نیند کی حالت تک لے جا سکتے ہیں۔ اور اس سے زیادہ ترقی کی جائے
تو گہری نیند میں بیداری کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ سونے والا
سویا ہوتا ہے۔ مگر وہ عرش کے فرشتوں کو بھی دیکھ سکتا ہے۔
عالم لاہوت کا خواب ہوتا ہے۔
"گہری نیند میں بیداری" کی حالت میں جو خواب ہوتے ہیں۔
وہ سو فیصدی درست ہوتے ہیں۔ اور ان کی صحت پر شک نہیں
کیا جا سکتا۔
گہری نیند میں بیداری حاصل کرنے کے طریقے:-
۱۔ خواب در خواب حاصل کرنے کے بعد خواب سے بیداری کی
مشقوں کے ذریعے لوگ چند ہی دنوں کے بعد خود بخود اس حالت
میں پہنچ جاتے ہیں۔
۲۔ مصنوعی خواب میں [illegible]
پھر سو جاؤ اور سمجھو کہ [illegible] خواب دیکھنا شروع کریں۔
مصنوعی خواب کی مشق کرو۔ جب معمولی خواب میں چلا جاتا
ہے تو اکثر اوقات مشق خواب میں بھی دہرانے لگتا ہے۔
اور دو تین یا پانچ منٹ میں یہ حالت آ جاتی ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

گہری نیند میں خواب: یہ اولیاء اللہ کے خواب ہوتے ہیں اور
ہمیشہ سچے ثابت ہوتے ہیں ان خوابوں میں وحدت کی خوشبو پائی
جاتی ہے یہ اولیاء اللہ کے خواب ہوتے ہیں۔
اس سے آگے درجہ ہے گہری نیند میں گہری نیند:
اس کے بعد درجہ ہے بیداری در خواب حقیقت جسے اس طویل
بیان سے غرض ہی صرف ان آخری الفاظ سے ہے جو شروع ہو۔
"بیداری در خواب حقیقت"
یعنی انسان سوتا ہوا اور یقیناً سوتا ہو مگر تب بھی اس کا دل
جاگتا ہے وہ اپنے جسم کی "مکانیت" سے پورے ہوش کے عالم
میں باہر نکل آئے گا اور عرش اعظم سے کر تحت الثریٰ تک
جس مقام پر اسے جانا درکار ہو چشم زدن میں پورے ہوش عقل اور
ادراک سے وہاں پہنچ جائے گا۔ یہ منزل ہے روح کی انتہائی
پاکیزگی کا ایک مقام ... اور ... خواب کی روحانی مشقوں
سے اس حالت کو حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ بلکہ نبیوں، رسولوں
اور آئمہ علیہم السلام کی ذوات قدسیہ کو ہی یہ مقام فطرت
کی طرف سے حاصل ہوتا ہے کہ عالم خواب میں بھی ان کا دل
جاگتا ہے ہوش و حواس کے ساتھ وہاں پہنچ جاتے ہیں۔
آپ نے پڑھا ہوگا کہ رسول اکرم نے فرمایا کہ ہم سب
سے پہلے نبی بھی باطنی آنکھوں سے ہر چیز کو دیکھ سکتے
ہیں۔ ہم سوتے جاگتے یکساں ہیں"۔ عام گہری نیند میں انسان
دنیا کے کسی خطے کی سیر کر سکتا ہے جیسا کہ خواب کے عالم میں اکثر

ہوتا ہے مگر عالم بالا کی سیر نہیں کرسکتا۔ اور اگر کوئی شخص ایسا فقط
دعویٰ کرے یا کوشش کرے بھی۔ تو وہ بھی محض ایک خواب ہی
کی حیثیت رکھتا ہے۔ پورے ہوش و حواس سے اور اپنے ارادے
سے اپنے جسم سے باہر نکل جانا خاکی بشر کی طاقت سے باہر ہے۔
یہ کام انبیاء اور آئمہ ہی کا ہے آپ کا نہیں ہے۔
علیؑ بستر رسولؐ پر سویا ہوا ہے۔ مکان
کو چاروں طرف سے دشمنوں نے گھیر لیا ہے۔ مگر کائنات کا امام
"بیداری در خواب حقیقت کی منزل" میں خراٹے لے رہا ہے۔
دشمنوں کی بات کو دیکھ بھی رہا ہے اور نفس مطمئنہ صورت کی
نیند میں ہے۔ علیؑ ایسی مزے کی نیند سویا تھا کہ اللہ نے
فرشتوں کو اس کی حفاظت پر مامور فرما دیا۔ لوگ کہتے ہیں
الصلوٰۃ خیر من النوم اور علیؑ کی نیند کہہ رہی تھی النوم
خیر من الصلوٰۃ کیا کہنا اس نیند کا جس پر شب بیدار
عبادت گزار کی عبادت قربان ہو رہی تھی۔ علیؑ کی عالم خواب کی عبادت کا
حصہ بھی فرشتوں کی ہزاروں عبادت نہ کر سکی۔ قرآن گواہ ہے علیؑ خواب میں تھا
اور فرشتے جاگ کے پہرہ دے رہے تھے علیؑ کا جسد سو رہا تھا
اور فرشتوں کا بادشاہ جبرئیل پہرہ دے رہا تھا۔
دس ہزار تلواروں کے سایہ میں [illegible] خراٹے لے رہا تھا
سویا تھا جو [illegible] میں دشمن کو اپنی تلوار بخش دیتے
والے کو تلواروں کا کیا خوف؟
آپ معراج پر تھے۔ بستر رسولؐ پر علیؑ سویا ہوا تھا اور رسولؐ قاب قوسین او ادنیٰ
کی منزل پر تھے۔ وہاں بھی پردہ سے آواز آئی تو علیؑ ہی کے لہجے میں

Presented by www.ziaraat.com

اللہ بول رہا تھا - یا علی اللہ والے مقام سے بول رہا تھا -
کچھ تھا ضرور کہ رسولؐ نے بھی بے تابی سے پوچھ لیا تھا کہ
میرے اللہ تو ہے یا علیؑ ؟ جو ناقہ باہر نکلا تھا - وہ بھی علیؑ کا تھا -
علیؑ اللہ والے مقام سے رسولؐ کے ساتھ بول رہا تھا اور ہاتھ
بھی علیؑ کا تھا - رسولؐ نے دنیا کی طرف نظر دوڑائی بستر رسالت پہ
علیؑ سویا ہوا تھا - عرش پہ دیکھا تو علیؑ کا لہجہ تھا اور علیؑ کا ہاتھ تھا -
وہاں بھی وہی تھا یہاں بھی وہی تھا -
سونے والے سے بیداری اور خواب حقیقت کی چادر اوڑھ لی
تھی اور مقام قوسین پہ چشم زدن میں پہنچ گیا تھا -
رسولؐ کا ہجرت کا بستر تھا اور مولاؑ کا ثبات اس پیام فرما
رہے تھے جب عبادت میں ہو تو وجہ اللہ جنب اللہ اور عین اللہ
ہوگئی ہے -
جب مسجد بیت پہ سوار ہو تو حق نمائی ہے -
جب فتح حنین کے میدان میں ہو تو بولا علیؑ کے نعرے لگتے ہیں -
جب منبر میں ہو تو کل ایمان اور کلام خیر قرآن بولتی ہے -
اور جب بستر پہ آرام پذیر ہو تو اللہ اس کا نفس خرید کر لیا کرتا
ہے اور فرشتے اس کے پہرہ دار ہوتے ہیں جو اللہ کے گھر میں پیدا
ہوا ہے اس کی عبادت کا کیا لکھے ؟
بیا لیجے کیوں یہ قرآن ناطق تھا - اس کا سجل یا روشن رسولؐ
تھا یا بستر رسولؐ ______ اور اس کا غلاف مزمل والی چادر تھی -
جو چادر علیؑ تان کے سوئے ہوئے تھے اگر یہ چادر رسولؐ کے

اوڑھے ہو تو رسولؐ کو اللہ فرماتا ہے - " ایھا المزمل " -
اب وہی چادر علیؑ اوڑھ کے بستر رسولؐ پہ ہیں رسولؐ کی شبیہ بن
کر مکمل رسولؐ بن کر سوئے ہیں اگر ان ایھا المزمل کے نام سے
یاد کر لیا جائے تو غلط نہ ہوگا - بس یہ ایک ایسی نیند تھی کہ علیؑ
کا نفس ذات احدیت میں مکمل مل گیا تھا اسی لئے تو اللہ نے ارشاد
فرمایا - ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ

علم ہیئت (نجوم)

علم نجوم کے مطابق سات آسمان ہیں اور ہر آسمان پر ایک ایک
سیارہ ہے اسی بنیاد پر تمام کرۂ زمین کو سات حصوں میں تقسیم کر
کے ہر ایک حصہ ایک ایک سیارہ کے ماتحت کر دیا ہے چنانچہ
ہندو پاکستان بھی ایک حصہ ہے اور ستارہ زحل کے ماتحت ہے -
چنانچہ سرکارؐ کی ذات جس کے سبب سے یہ کائنات منصۂ شہود
پر آئی حدیث قدسی ہے - لولاک لما خلقت الافلاک
اگر رسول اکرمؐ کی خلقت نہ ہوتی تو کائنات و افلاک عالم وجود میں
نہ آتے - اور رسول اکرمؐ نے فرمایا " انا و علیؑ من نور واحد -
میرا اور علیؑ کا ایک ہی نور ہے " تو افلاک کی تخلیق کا سبب
علیؑ کی ذات مقدس بھی ہوئی -
سائنس دانوں کا قول ہے کہ سورج ہماری زمین سے ۹ کروڑ
۲۸ لاکھ ۳۰ ہزار میل دور ہے اور اس کا وزن ہماری زمین
سے ۱۳ لاکھ گنا زیادہ ہے اس کی روشنی کی رفتار ایک لاکھ ۸۶ ہزار

Presented by www.ziaraat.com

میل فی سیکنڈ ہے۔ ۸ منٹ اور کچھ سیکنڈ میں ہماری زمین تک اس کی
روشنی پہنچتی ہے اس کا درجہ حرارت ایک کروڑ بیس ہزار ڈگری فارن ہیٹ
ہے۔ اس گرمی کا اندازہ ہم نہیں لگا سکتے۔ اگر سرور کائنات کی قوت
خدانخواستہ آفتاب پر سے اپنا اقتدار اٹھا لے تو یہ پوری کائنات
ایک آن میں جل کر خاکستر ہو جائے۔

چاند میں کیا طاقت کہ سرور کائنات کی انگلی کے اشارے کو
برداشت کر سکے۔ جبکہ اس عظیم قوت کے ساتھی علیؑ نے
فریضۂ نماز کی تکمیل کے لئے ڈوبتے ہوئے سورج کو اپنی منزل
سے واپس پلٹا لیا تھا۔

سات ستارے ہیں۔ زحل، مشتری، مریخ، زہرہ، عطارد،
شمس، قمر ان میں سب سے پہلے پانچ ستارے زحل، مشتری مریخ زہرہ عطارد کو
خمسہ متحیرہ کہتے ہیں۔ یعنی یہ کبھی سیدھی رفتار میں چلتے ہیں اور
کبھی الٹا چال چلتے ہیں۔ اصطلاح نجوم میں جب ستارہ الٹی
چال چلتا ہے تو اس کو "رجعی" اور جانا کہتے ہیں۔

سورج اور چاند کا دنیا کی تخلیق میں بڑا دخل ہے۔ عالم
نورانی میں بھی ایسا ہی ہے۔ "انا و علی من نور واحد"۔
نظام شمسی میں ۱۲ برج ہیں جن میں سیارے گردش کرتے
ہیں نظام روحانی میں بھی ۱۲ امام ہیں جن میں علوم الہیہ گردش
کرتے ہیں۔ آفتاب کے قائم مقام ۱۲ چاند ہیں۔ اگرچہ پیغمبروں
کی فضیلت تمام کے تمام جداگانہ ہیں مگر بلحاظ سیرت و صورت
و کردار مطلع منقطع بارہ اماموں کے حالات ایک جیسے ہیں۔

اولنا قمر و اوسطنا قمر و آخرنا قمر و کلنا قمر۔
اللہ قرآن کریم میں سورج اور چاند کی قسمیں اٹھاتا ہے اللہ
پھر ارشاد فرماتا ہے لا اقسم بہذا البلد و انت حل
بہذا البلد۔

علم نجوم اور شان علیؑ

علم نجوم کو اگر مختصر انداز میں لکھنے کی کوشش بھی کروں تو کم
از کم سو صفحات درکار ہیں اور اگر نہ لکھوں تو شاید آپ یہ سمجھیں
کہ ارشاد علم نجوم نہیں جانتا۔ مگر اس امر میں ذرا برابر مبالغہ
نہیں ہے کہ مجھے پاکستان کا سب سے بڑا استاد شمار کیا
جاتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ اس مختصر سے رسالے میں نجوم کا مختصر
سا بیان لکھتا ہوں۔ میں قسمیں تو نہیں اٹھایا کرتا
ہوں تو تیرے شہر کی قسمیں اس لئے اٹھاتا ہوں کہ تیرے قدم
اس کی گلیوں میں پڑے ہیں۔ گویا خداوند عزوجل یا تو اپنے
محبوب رسول کی قسمیں اٹھاتا ہے یا رسول والوں کی قسمیں کھاتا ہے
فرماتا ہے والشمس والضحہا والقمر اذا تلہا۔ شمس کی قسم
اور اس کی شعاعوں کی قسم جو اس سے پیدا ہوتی ہیں۔ چاند کی قسم
یا ادھا چاند کے پھرنے والے کی قسم جو اس کے پیچھے پیچھے آتے
اللہ نے قمر کی اور کسی صفت کی قسم نہیں اٹھائی صرف شمس
کے پیچھے پیچھے آنے کی قسم اٹھاتی ہے والقمر اذا تلہا اسی
صفت کو پسندیدہ فرمایا کہ جب پیچھے پیچھے آئے اور آتے

Presented by www.ziaraat.com

دلسے کی صفتیں بے کراں تھے ۔

اللہ نے چاند کی ٹھنڈی چاندنی پسند فرمائی ۔ نہ اس کی ٹھنڈک پسند فرمائی ۔ صرف اتباع شمس میں اتنی محبوبیت تھی کہ اس ادا کی قسم اٹھائی ۔

جس جگہ شمس غروب ہوتا ہے اسی جگہ ذرا اوپر قمر کو ظاہر کر دیتا ہے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ قمر کو شمس بھیجتا ہے کہ میرے بعد اندھیرا ہو جاتا ہے کہیں ظلمت نہ ہو جائے ۔ جاؤ دنیا کو روشن کرو ۔

سورج قریب غروب پہنچ کر قمر کو بلند کر دیتا ہے ۔ اور ساکنان فلک ۔ اور جمیع نجوم و ثوابت کو بزبان حال کہتا ہے ۔ ھذا اخی و وزیری و وصی اھلی ۔

اگر سورج کی زبان ہوتی اور وہ بول سکتا ہے ۔ تو یہ شعر کہہ دیتا من کنت مولاہ فھذا قمر مولا ۔

سورج غروب ہو رہا ہے اور چاند ذرا اوپر ظاہر ہو رہا ہے بالکل اسی طرح جیسے کہ جسم پر سر ہو ۔ گویا سورج کہتا ہے ۔ یا قمر انت منی بمنزلۃ الراس من جسدی ۔

سورج پیچھے ہے چاند اوپر ہے بالکل ایسے کا منظر پیش ہے وہاں سورج پیچھے تھا چاند مہر نبوت پر سوار ہو کر بت شکنی کر رہا تھا ۔

چاند ۳ دن رہتا ہے ہلال اور پھر بن جاتا ہے قمر ۔ علیؑ ۳ دن کعبہ میں رہے جب پھر کعبہ سے نکلے ۔ تو چاند بن کر نکلے ۔

علم الجبرا اور شان علیؑ

الجبرا کا مدار (لا) پر ہے یعنی الجبرا کا وجود ہی لا سے ہے ۔ خدا کی الوہیت اور علیؑ کی ولایت امامت کو بھی لا کے سوا بیان نہیں کیا جا سکتا ۔ الوہیت کی صفات بیان کرنے کے لئے لا کا لفظ استعمال ہوتا ہے ۔ جیسے لا الہ الا اللہ صفات خداوندی کو بیان کرنے کے لئے پہلے لا اور بعد میں الا اکثر استعمال ہوا ہے ۔ لا منفی اور الا مثبت جیسے منفی اور پھر مثبت ۔ یعنی جب خدا کی صفات کا ذکر کیا تو پہلے ہر شے کی نفی کر دی گئی لا الہ نہیں ہے کوئی خدا دنیا کے تو جو شے ہیں تلاش کر لو کوئی نہیں ہے کوئی خدا الا اللہ سوائے اللہ کے ۔ ۔ ۔ ۔ یہ ایک امر قیمتی ہے جو کہ لا اور الا نے چند کر دیا ۔

اس طرح مظہر صفات خدا علیؑ کی شان بیان کرنے کے لئے لا اور الا کا اکثر استعمال ہوا ہے جو انداز خدا کی صفات بیان کرنے کے لئے ہو سکتا ہے وہی مظہر صفات خدا کے لئے بھی ہے اللہ کے لئے لا اور الا کا استعمال ہوا ہے اور علیؑ کے لئے لا فتی الا علیؑ نہیں ہے کوئی جوان مرد سوائے علیؑ کے یعنی کائنات میں علیؑ کے سوا کوئی جوان مرد ہے ہی نہیں سوائے ہی نہیں ۔ ہو سکتا ہی نہیں الا علیؑ ۔

فرشتوں نے آسمان سے صدا بلند کی شروع کر دی الجبرا کی آیت ۔ ۔ لا فتی ۔ ۔ ۔ کوئی جوان مرد نہیں ۔ تو یہ لا کس کو کہہ رہے انسان اس وقت موجود تھے کیا فرشتوں کی نظر میں سب کے سب نامرد تھے ؟

Presented by www.ziaraat.com

خیر فرشتوں کی اپنی مرضی ۔

ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ جہاں جہاں علیؑ کی صفات اور علیؑ کی شان بیان ہوتا ہے لا کا استعمال ضرور ہوا ہے ۔

لا سیف الا ذوالفقار ہے کوئی تلوار مگر ذوالفقار کا مطلب کیا ہے کہ اس تاروں بھرے آسمان کے نیچے اور اس لہراتی ہوئی زمین کے اوپر نہ علیؑ جیسا کوئی مرد اور علیؑ کی ذوالفقار جیسی کوئی تلوار تھی اور اس کی تلوار کے سوا ہر شے لا ہے اور اس بھری دنیا میں اگر کچھ "لا" ہو سکتا ہے تو یا علیؑ کا وجود ہے یا اس کی تلوار ۔

تھی اور اس کی تلوار کے سوا ہر شے لا ہے اور اس بھری دنیا میں کچھ "لا" ہو سکتا ہے تو یا علیؑ کا وجود ہے یا اس کی تلوار

رسول اکرمؐ کو اللہ نے ارشاد فرمایا ان لوگوں سے کہہ دو ۔ لا اسئلکم علیہ اجراً میں تم سے کوئی اجر رسالت نہیں مانگتا الا المودۃ فی القربیٰ سوائے اس کے کہ میرے قریبیوں سے محبت کرو یہاں بھی لا اور الا کا استعمال ہے ۔

قربیٰ کون ہیں؟ جواب دو ۔ غور کرو ۔ تدبر سے کام لو سوچو سمجھو نزدیک کو عربی میں کہتے ہیں قریب ۔ اور جو بہت ہی قریب ہوگا اسے کہتے ہیں ۔ اقرب یہاں ہے "القربیٰ" اتنے قریبی کہ جنہیں رسولؐ تک بھی دور دھکیل نہ سکے دی ۔

نفسیات اور شان علیؑ

ہم نفسیات کی رو سے انسانی زندگی کے ابتدائی سات سالوں

کو جسم اور ذہن کی نشوونما کا بنیادی زمانہ کہا جاتا ہے ۔ اور اس میں شک وشبہ کی گنجائش ہی نہیں کہ یہی وہ زمانہ ہے اور ٹھیک یہی وہ دور ہے جبکہ بچہ اپنے ماں باپ یا پرورش کرنے والے اور تربیت دینے والے کی پوری گرفت میں ہوتا ہے اسی دور میں انسانی عادات وخصائل کا اثر آخر زندگی تک رہتا ہے ۔ گویا دوسرے لفظوں میں یہ کہہ دوں کہ یہ سات سالہ دور انسانی زندگی کے ستر سالہ دور کی اساس ہے ۔ بچے کی پرورش کرنے والے کی شخصیت کا نمایاں اثر اور عادات و خصائل کا عمل پھر بچے کی سیرت پر پڑتا ہے ۔

جاہل ماں باپ کی جہالت کا جبر بچے کے ذہن کو ہمیشہ کے لئے ناکارہ کر دیتا ہے جس کے نتیجے میں بچے کے دل و دماغ پر اور "احساس کمتری" کا بھوت سوار ہو جاتا ہے ۔

احساس کمتری کا شکار ہونے والے انسان اسی دور میں ماں باپ کی جہالت کا شکار بنتے ہیں ۔

احساس کمتری کیا ہے؟ گویہ ایک بیج ہے جو پرورش کرنے والے لوگوں نے اپنی جہالت کے سبب بچے کے دماغ میں بو دیا ۔

احساس کمتری کے نتیجے میں سب سے پہلے اپنے وجود اور اپنی شخصیت کی طرف سے بے اعتمادی پیدا ہو جاتی ہے ۔ اور اس کے بعد اچھے برے ماحول سے ——

احساس کمتری کا مریض مذہب اخلاق ، خدا اور اپنی زندگی کے

Presented by www.ziaraat.com

تو کبھی میرے یقین و ایمان میں کسی قسم کا اضافہ ہوگا ۔

ذہن سے پیدا نہ ہم کو سمجھنے کے لئے یہ فرض کر دوں کہ خوف ـــ غصہ ۔ چڑچڑاپن ۔ کنجوسی ۔ حسد ۔ رشک ۔ رقابت ۔ اپنی یا دوسروں کی موت کی طلب ۔ اقتدار کی جنونانہ خواہش ۔ حرص لالچ ۔ ہوس ۔ کمتری یا برتری کا احساس ۔ خود بے زاری ۔ وہم بے جا خطرے ۔ جنونانہ ہر غیر معمولی خاکساری ۔ خطرناک نازک مزاجی ۔ سخت بدمزاجی ۔ بے تحاشہ رونا ۔ بے تحاشہ ہنسنا ۔ عالم بیداری کے خواب ۔ پاگلانہ منصوبہ بندی ۔ وغیرہ وغیرہ ۔

یہ سب مختلف درجوں کی ذہنی بیماریاں ہیں اور یہ ذہنی بیماریاں اس لئے پیدا ہوتی ہیں کہ بچپن میں فطری جذبات نشوونما نہیں ہونے پاتی ۔

اب آئیے ۔ اس کلیہ کی روشنی میں حضرت علیؑ کی زندگی کا عکس ملاحظہ فرمائیے ۔ علیؑ کی پرورش محسن دو عالم کی گود میں ہوئی ۔ علیؑ زبان رسولؐ چوس کر پلے ۔ دن بھر رسول دو عالمؐ کے پاس اور رات بھر بھی سرور کائنات کے پاس ! ۔

فخر کائنات اور سید الانبیاء کی تعلیم و تربیت ہر حال ہر وقت اور ہر آن تھی ۔ تربیت کا یہی اثر تھا ۔ کہ علیؑ جیسا انسان پھر دوسرا کوئی نہ ہو سکا ۔

اصول تھا کل چار ہیں علم معرفت شجاعت اور عدالت اور جناب امیرؑ ان چاروں اصولوں کی انتہا تک پہنچ چکے تھے ۔

Presented by www.ziaraat.com

راستے میں ہر قدم پر مکمل یقین ہو جاتا ہے ۔ اور بعض اوقات یہی مکمل بے یقینی شدید اخلاقی بغاوت کا روپ بدل لیتی ہے ۔ اور اس کے بعد انسان دوسروں کو دکھ پہنچا کر اپنے اندر سکھ کا سانپ پالتا ہے ۔ دوسروں کو دکھ پہنچا کر خود خوش ہوتا ہے گویا دوسروں کو دکھ پہنچا کر اپنے "من" کو خوش رکھنے والے انسان کی ابتدائی تربیت اور پرورش جہالت کی گود میں ہوتی ہے ۔ یہ ہے علم نفسیات کا کلیہ ! اور یہ چھوٹا سا ابتدائی فقرہ ہر نفسیات داں سے پوشیدہ نہیں ہے ۔ اسی کلیہ کو سامنے رکھ کر آئیے دربار خلافت میں ـــ اور لخت جگر رسولؐ جناب سیدہؑ کو جو اذیت دی گئی اس کا نفسیاتی تجزیہ کیجئے اور اس کلیہ کی روشنی میں دیکھئے ـــ

احساس کمتری کا بیج اسی ابتدائی سات سالہ دور تربیت میں بو دیا گیا ہے جو ماں باپ کی کمزوریوں کا عکس ہے ۔ ہر بات پر "لولا علی لهلک عمر" کہنے والے کو احساس کمتری کا ہی مرض لاحق تھا کہ وہ اپنے آپ کسی صورت اور کسی طور فیصلہ صادر کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس کرتا تھا ۔ اسے اپنے فیصلے پر یقین ہی نہ تھا ۔ اسی لئے تو اس پر کائنات کو سہارا لے کر اپنی ضلالت کا راستہ ہموار کرنا پڑتا تھا ۔

ایک طرف حضرت عمر کی احساس کمتری کا یہ عالم اور دوسری طرف حضرت علیؑ کے یقین محکم اور مستحکم ایمان کا یہ عالم کہ خود ارشاد فرمایا "اگر میرے سامنے سے تمام کا پردہ ہٹا دیا جائے ۔

علم — میں باپ مدینۂ علم کہلائے ۔

اور ایک دن خود فرمایا کہ اگر میرے لئے مسند قضا لگا دی جائے تو میں اہل تورات کو توریت سے ۔ اہل انجیل کو انجیل سے ۔ اہل زبور کو زبور سے اور اہل قرآن کو قرآن سے احکام جاری کروں قضایائے امیرالمومنین علیہ السلام کا یہ عالم ہے کہ خلفا کے وقت ان کے مشورہ کے بغیر کوئی فیصلہ کرتے ہی نہیں تھے ۔

ایک زانیہ کو حضرت عمر کے سامنے پیش کیا گیا جو حاملہ بھی تھی ۔ حضرت عمر نے فوراً سنگسار کر دینے کا حکم دے دیا ۔ جناب علیؑ نے فرمایا ۔ کہ اس عورت پر تو حد جاری کر سکتے ہو لیکن تمہیں اختیار اس بچہ پر تمہارا اختیار نہیں ہے جو اس کے پیٹ میں ہے ۔

حضرت عمر نے فوراً اس کی آزادی کا حکم دے دیا ۔

حضرت زینبؑ کا یہ عالم کہ کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا ۔ ہمیشہ جو ... نبیؐ نے فرمایا ۔ مومن آدھے پیٹ سے زیادہ جو تناول فرماتے تھے نان جویں ۔ تنہا ... کرتے کو کوئی فقیر بھی اسے پسند نہ کرے ۔

سچا صفت علیؑ کا بیان کرنا سورج کو چراغ دکھانا ہے جس کی تلوار نے ہر غزوہ اور جنگ میں اسلام کی آبرو رکھ لی ۔ علیؑ کی خلقت نور سے ہوئی ۔ انا و علیؑ من نور واحد علیؑ کی ولادت کعبہ میں ہوئی ۔

علیؑ کی پرورش آغوش رسولؐ میں ہوئی ۔
علیؑ کو تعلیم سرور کائنات نے دی ۔
کائنات کے عظیم رسولؐ نے اپنے عظیم بھائی کو اخلاق تعلیم اور روحانیت میں اپنا ہم پلہ بنا دیا ۔
اسی لئے تو فرمایا ۔ من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ ۔
ایک ماہر نفسیات علیؑ کی ابتدائی زندگی کی تاریخ پڑھ کر علیؑ کی عظیم شخصیت کا بخوبی پتہ لگا سکتا ہے ۔
اسی لئے تو مغربی مفکروں نے بھی علیؑ کے لئے ایک ایسا فقرہ کہہ دیا ۔ کہ اس فقرہ کے سمجھنے میں دنیا بھر کے فلسفی کی کتب پیچھے نظر آتی ہیں ۔ کہا ۔ کہ علیؑ وہ عظیم ہستی ہے کہ اس کے فضائل کو معاویہ جیسا بدترین دشمن بھی نہ چھپا سکا ۔

علم مابعد النفسیات اور عرفان علیؑ

انسانی ذہن مختلف خیالات کی آماجگاہ ہے ۔ انسانی ذہن کیا ہے منتشر خیالات کا مجموعہ ہے !

ایک ہی وقت میں ایک ہی دماغ میں بیسیوں خیالات ابھرتے ہیں اور ڈوبتے ہیں ۔ اور انسانی زندگی میں یہ سلسلہ مرگ تک جاری رہتا ہے ۔ یکسوئی ایک نعمت غیر مترقبہ ہے مگر یکسوئی کا حصول بڑا ہی مشکل اور کٹھن مرحلہ ہے ۔ اگر انسانی ذہن میں یکسوئی پیدا ہو جائے اور تمام خیالات کو یکجا

Presented by www.ziaraat.com

کر کے صرف ایک ہی مرکز پہ ایک ہی مقصد پہ - ایک ہی خیال پھیلا کر ایک ہی نقطہ پہ اپنے ذہن کو مرکوز کر دیا جائے - تو انسانی ذہن پہ سے تمام پردے یکدم اٹھ جاتے ہیں - اور یہی باطنی آنکھ کام کرنے لگ جاتی ہے - انسان کے منتشر الخیال ہونے کا یہ عالم ہے کہ اللہ کی عبادت میں بھی اسے یکسوئی نصیب نہیں نماز پڑھتے ہیں بیسیوں خیالات اور بے ہنگم خیالات کا دھارا چھوٹ پڑتا ہے اگر یکسوئی پیدا ہو جائے اور آپ صرف اللہ کی ذات سے لو لگا کر نماز پڑھیں تو اس نماز کی بڑی منزلت ہے -

ارتکاز توجہ حاصل کرنے کے لئے صوفیائے کرام اور ماہرین نفسیات نے کئی طریقے رائج کئے ہیں - اور ان ریاضتوں سے کمالات کا مظاہرہ کیا ہے -

میں نے بھی ان کو مشقوں سے فائدہ اٹھایا ہے - جن مشقوں کو میں سریع الاثر اور کامیاب ترین تصور کرتا ہوں وہ آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں تاکہ ضرورت مند فائدہ حاصل کر سکیں -

صوفیائے کرام نے ارتکاز توجہ کی ایک ایسی مشق تجویز کی ہے جس سے دین و دنیا کا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے -

ارتکاز توجہ کے ساتھ یہ مشق عبادت بھی ہے - اور میں نے اس مشق سے کمال فائدہ حاصل کیا ہے - اس عمل سے یکسوئی پیدا ہو جاتی ہے - باطنی آنکھ کھل جاتی ہے اکثر خواب سچے آتے ہیں واقعات عالم کا قبل از وقت پتہ چل سکتا ہے - دور بیٹھے ہوئے دوست یا کسی عزیز کو مقصد

شہر علم رسولؐ — باب مدینۃ علم علیؑ
سلطان دین و دنیا رسولؐ — وزیر با تدبیر علیؑ
نبی اللہ رسولؐ "تھے" — علی "ولی" تھے

گویا میزان عدل سے تقسیم بالکل برابر برابر تک کی ہوئی تھی -
قوت برقیہ کے ۲ حصے ہیں ایک حصہ "نکلیس" کہلاتا ہے - دوسرے حصے کو الیکٹرون یا پروٹون "کہتے ہیں -

"نیکلیو" مرکز نور ہے یا جسے جسم نور کہہ دیا جائے اور دوسرا حصہ اس کا بہ حیثیت نفس ہے یعنی مرکز نور سے نکلنے والی قوت -

نکلیس اور الیکٹرون ایک دوسرے کا بالکل انتساب و انعکاس کرتے ہیں - مرکز نور سے "الیکٹرون" قوت حاصل کرتا ہے - اور پھر اسے آگے تقسیم کرتا ہے - جس طرح علیؑ نے رسولؐ سے لیا اور مخلوق میں تقسیم کیا - علیؑ باب مدینہ علوم ہیں - جو کچھ دنیا والوں کو رسالت کی بارگاہ سے ملا - علیؑ کی معرفت ملا - سائنس کا یہ فیصلہ ہے کہ مرکز نور جس قدر طاقتور ہوتا ہے اس کی الیکٹرون بھی اتنے ہی طاقتور ہوتے ہیں - حق رسول اکرمؐ ہیں مرکز نور - نور اول - یعنی نور کل - تو ان کے الیکٹرون میں بھی قوت کل ہوگی اسی لئے تو قدرت اس قدرت کو "کرار غیر فرار" کے نام سے یاد کیا -

یعنی ایسی قوت جو کسی بھی طاقت سے ہٹ نہیں سکتی اور بھاگ نہیں سکتی -

Presented by www.ziaraat.com

آنکھوں سے پانی جاری ہو تو ہونے دیں۔ آنکھیں اس کا تذبذب لڑی رہیں اور دل میں فراخی اور دماغ میں سوائے اللہ کے اور کوئی خیال نہ ہو جس قدر وقت آسانی سے مشق کریں اتنی دیر کریں متواتر مشق سے جب آپ ۴۵ منٹ تک بغیر آنکھ جھپکائے بغیر بصارت تھکے مکمل یکسوئی سے اور آنکھ بند نہ سے اسم جلالہ اللہ کو دیکھ سکیں تو عمل مکمل سمجھیں۔

ابتدا میں آنکھوں میں جلن پیدا ہوگی۔ منفی خیالات کا دھارا ہوگا۔ آنکھوں سے پانی جاری ہوگا۔ مگر آپ مشق کر کے عمل کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔ جب آپ ۴۵ منٹ تک یکسوئی سے دیکھ سکیں۔ تو اس کے بعد دوسری مشق شروع کریں۔ [illegible] فرصت کا وقت ہو کر کامل یکسوئی سے [illegible] دل کی طرف خیال کریں اور تصور یہ کریں کہ آپ کا دل جسم [illegible] آپ کے سامنے موجود ہے اور اس پر اسم جلالہ اللہ [illegible] نور سے میں لکھا ہے۔ جب آپ اپنے دل پر اسم جلالہ اللہ ۴۵ منٹ تک آسانی سے دیکھ سکیں گے اور اس دوران آپ کو کوئی خیال ذہن میں نہ آئے گا تو آپ عمل مکمل کر چکے ہیں۔ [illegible] آپ کو آپ کا دل ذرا سی یکسوئی کے بعد نور کا ایک ٹکڑا سا نظر آنے لگے گا اور بجلی و برق کی چمک کی طرح انتہائی تیزی سے آپ بڑا روشن ہوتا دیکھیں گے۔ جس شخص کو جب بھی تصور کریں گے تو وہ جس حالت میں ہوگا [illegible] آپ کو دکھائی دے گا [illegible] آ جائے گا۔

تجربہ ہے۔ تجربات کو کئی سال ہو گئے ہیں اور آج کے دن بھی کرتا ہوں مگر پہلا تجربہ یہ ہے کہ میرا لڑکا آصف عباس لاہور میں زیر تعلیم ہے۔ میرا دل ایک دن سخت متفکر تھا اور کسی انجانے سبب سے میں بڑا اداس تھا۔ اور یہ بات بھی ان روحانی مشقوں کی بدولت تھی کہ میرے لڑکے کو لاہور میں سخت بخار تھا۔ اور میں یہاں اداس ہو گیا۔ چنانچہ میں نے دل کی یکسوئی سے اپنے بیٹے کے تصور کو باندھا تو مجھے بستر پر کراہتا ہوا اور سر پکڑے بیٹھا نظر آیا۔ بار بار کروٹیں بدلتا تھا۔ ۵ منٹ یہ منظر دیکھنے کے بعد میں اور بھی زیادہ پریشان ہو گیا کیونکہ میں دل ہی دل میں بات کر رہا تھا [illegible] کہ لاہور جانے کا ارادہ کیا مگر کسی اندرونی طاقت نے سختی سے روکا۔ بارہ بجے کے قریب میرا لڑکا ٹائیفائیڈ میں مبتلا ہو کر خود گھر پہنچ گیا تھا۔

ارتکاز توجہ کی دوسری مشق

تجلیات

فرصت کے اوقات میں یا سوتے وقت مکمل خاموشی اور سکون کے عالم میں بستر پر لیٹ جائیے۔ آنکھیں بند کر دیں۔ خیالات کو دونوں ابروؤں کے درمیان مرکوز کر دیں۔ اور تصور کریں کہ [illegible] کی جگہ میں دونوں ابروؤں کے درمیان [illegible] نور کی آنکھ ہے اور خیال [illegible]

Presented by www.ziaraat.com

کی درخشانی سے ہوا ہے کہ چند دنوں کی مسلسل کوشش سے آپ دونوں ابروؤں کے درمیان جلی حروف سے اسم اعظم "علی" لکھا ہوا دیکھیں اور آنکھیں بند کرنے پر آپ کو واضح طور پر "علی" لکھا ہوا نظر آئے گا۔

اب اس کے بعد دوسرا قدم اٹھائیں کہ ٹکیا کی (ن) کو سورج کی ٹکیا تصور کریں اور یکسوئی خیال کے ساتھ اور یکسوئی کے ساتھ "ی" میں سورج کی ضیا پیدا کریں۔ اس قدر واضح روشنی ابھاریں جس قدر طلوع ہوتے وقت سورج میں روشنی ہوتی ہے اگر آپ نے "ی" کو سورج کی ٹکیہ تصور کر کے ۱۵ منٹ تک مسلسل اسے دیکھ لیا۔ اور ٹکیہ میں ۱۵ منٹ تک یہ شعور روشنی قائم رہی تو عمل مکمل ہے میں نے ۲ سال کی محنت کے بعد عمل مکمل کیا تھا

اس کے اثرات یہ ہیں کہ کسی آدمی کی طرف یکسوئی سے اگر آپ دیکھیں گے تو وہ شخص بے ساختہ آپ کی طرف دیکھنے پر مجبور ہو گا۔ اگر مشق بڑھ گئی اور آنکھوں میں مقناطیسی قوت بتمام و کمال ابھر آئی تو آپ کے ایک بار کے دیکھنے سے انسان تو انسان حیوان بھی پیچھے کر آپ کے پاس چلے آئیں گے۔

دنیا آپ کو سلام کرے گی۔ آپ ایک مکمل و جامع مقناطیسی شخصیت ہوں گے اس مشق کے بعد میں نے جس شخص کی طرف بھی آنکھیں گاڑ کر ۳-۴ منٹ کے لئے یکسوئی سے دیکھا

وہ بچہ اٹھ بیٹھا ہو گیا۔ اور گہری یا ہلکی نیند چلا گیا عمل تنویم کو میں نے اسی مشق کے بعد اپنایا

آنکھوں میں اس قدر قوت آ گئی کہ ایک بار ٹکٹکی باندھ کر اور منتشر خیالات کو سمیٹ ایک آئینہ کی طرف دیکھا اور تصور یہ کیا کہ یہ فوراً ہی ٹوٹ جائے گا۔ میری حیرت کی انتہا نہ رہی جب کہ ۵ منٹ کے اندر ہی آئینہ چٹخ کر دو ٹکڑے ہو گیا۔

اس کے ساتھ ہی تھاٹ ریڈنگ کی قوت میں حیرت انگیز اضافہ ہوا۔ صحیح تشخیص مرض کے لئے مجھے کسی آلہ سے مدد لینے کی ضرورت نہ رہی اور نہ ہی حالات مرض دریافت کرنے کی حاجت رہی بلکہ ایک اضافی قوت دماغ میں گونج جاتی۔ اور مرض کا صحیح نام میرے ذہن میں کوند جاتا۔

مابعد الطبیعیات کی بیسیوں مشقیں ایسی ہیں جن میں سے اکثر میں بھی کر چکا ہوں۔ مگر ان کتابچہ میں چونکہ مختصر سے مضمون کی گنجائش ہے اس لئے باقی مشقوں کا ذکر نہیں کرنا چاہتا۔

البتہ یہ عرض کرنے میں باک نہیں ہے کہ ان یا مشقوں کے بعد الہام سے سچا ثبات کا ضروری ہوتا ہے۔

مستقبل بینی۔ تھاٹ ریڈنگ۔ انتقال افکار اور شخصی مقناطیسیت ان مشقوں کے ثمرات کی ادنیٰ سی اور سرسری جھلک ہیں۔ بیں اگرچہ اس علم میں ایک مبتدی کی حیثیت

Presented by www.ziaraat.com

رکھتا ہوں۔ مگر اپنے ماحول میں میری بھی پوجا ہوتی ہے۔

یہ ہے مابعد النفسیات کہ عارضی مشغولوں کے بعد انسانی شعور کا ارتقاء ـــــ ایک گنہگار اور خاکی انسان جب ان عارضی مشغولوں سے تجلیات کا مرکز بن جاتا ہے۔ تو کیا کہنا اس نور کامل کا۔ یہ مظہر العجائب و الغرائب تھا۔

سورج کا انگلی کے اشارے سے پلٹ آنا۔

مدینے سے چشم زدن میں خیبر پہنچ جانا۔

بچپنے میں اژدر کا چیر دینا۔

زمین سے [illegible] کرنا۔

ایک ہی رات چالیس جگہ مہمان ہونا۔

دنیا کی ہر شے پہ تصرف ہونا۔

اور ایک سموسے کے غیرت دلانے پر مٹی کی دیوار کو سونے کی دیوار بنا دینا۔ یہ ساری باتیں اس نور کامل کے لئے کوئی عجیب نہیں اور اس نور کامل کے ان معجزات پر تعجب کا اظہار ـــ محض کم عقلی کی دلیل ہے۔ وہ تھا ہی مظہر العجائب و الغرائب۔

اس کے کس کس پہلو پر تعجب کیا جائے جبکہ اسی کے پاک اسم کو ابجد قوتوں کے درمیان روشن کرنے سے انسانی شعور میں جلا آجاتی ہے اور راز کھل جاتے ہیں۔

فاعتبروا یا اولی الالباب

علم البرق اور شانِ علیؑ

سائنس کی اصطلاح میں نور کو الیکٹرسٹی کہتے ہیں یعنی قوت برقیہ۔ ارباب سائنس کو مادہ کے اجزا کا تجزیہ کرنے سے پتہ چلا ہے کہ برقی قوت یعنی "نور" کے الیکٹرون اور پروٹون کے بغیر مادہ کے اجزا ایک دوسرے کے ساتھ اتصال قبول نہیں کر سکتے۔ اس انکشاف سے یہ پتہ چلا کہ مادہ کی خلقت سے پہلے نور یعنی برقیہ قوت کا موجود ہونا ضروری ہے جو مادہ کے اجزا کو ملاتے اسی لئے تو خدا نے سب سے پہلے نور محمدی کو پیدا فرمایا۔ مادہ کا تمام کمال نور پہ منحصر ہے اگر نور نہیں تو مادہ بے حس ہے بے جان ہے جب تک جسم میں نور ہے اور اس کے کمالات کا ظہور ہوتا ہے اس وقت تک ہر عضو اپنا فرض ادا کرتی ہے ہر قوت اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہے انسانی جسم کو دیکھئے۔ عقل انسانی ابتدا سے اسی انسانی جسم کے سربستہ رازوں کو کھولنے میں کوشاں ہے انسانی جسم پر کتنی ریسرچ ہوتی رہی ہے اور ہوتی رہے گی مگر آج تک یہ پتہ نہ چل سکا کہ انسان کی صحت و مرض کے اصول کیا ہیں۔ یہ جسم پر نور کا عمل تصرف ہے یعنی نور ہی ہے ان مادی جسموں میں محض نور کی جلوہ گری ہے جب نور کسی مادہ کو ایسا بنا دے کہ اس کے کرشمے سمجھنے سے عقل انسا

Presented by www.ziaraat.com

عاجز ہو وہ نور خود کیسا ہوگا؟

اسی لئے تو جناب امیرؑ کا ارشاد ہے کہ ہمیں خدا نہ کہو کہ ہم
خدا نہیں ہیں مگر خدا کے سوا تم ہمیں جو کچھ کہہ سکتے ہو کہو۔
پھر بھی تم ہماری رفعت کو نہیں پا سکو گے۔

علمائے سائنس کا متفقہ فیصلہ ہے کہ دنیا میں یہ تمام کرشمے
قوت برقیہ کی وجہ سے ہے۔ پتھروں میں سختی اسی سے ہے۔
پانی میں روانی اسی سے ہے پھولوں میں خوشبو اسی سے ہے۔
پھلوں میں رس اسی سے ہے جانوروں میں دوڑ دھوپ اسی
سے ہے بزم انسانی میں چہل پہل اسی سے ہے۔

خدا نے اس نور کو پیدا ہی اس لئے کیا تھا کہ اس نور کے
ذریعے سے اس کی معرفت ہو اس نور کے کمالات دیکھ کر
قدرت الٰہی کا پتہ چلے۔ دنیا میں جو کچھ ہے وہ نور کی بدولت ہے۔
مگر یہ نور ایک نہیں بلکہ دیکھنے میں ایک ہے اور عمل میں ۲
ہے۔ یہ ایک ہے مگر یہ ۲ ہے یہ دو ہے مگر یہ ایک ہے
اس کی دو قوتیں ہیں۔ الیکٹرون اور پروٹون اور جب تک
یہ دو قوتیں نہ ملیں۔ نور پیدا ہی نہیں ہوتا۔ نور کو اللہ نے
جب بھی دنیا میں بھیجا ۲ کر کے بھیجا۔ کیونکہ اس کے سوا چارہ
کار نہیں تھا نور اولین کو بھی جب قدرت نے دنیا میں
بھیجا۔ انا و علی من نور واحد۔

قدرت ایسا کرنے پر مجبور تھی۔ قدرت نے کائنات کی تخلیق
سے پہلے ہی اس ایک نور کے ۲ حصے کر دیئے کیونکہ کائنات

کی تخلیق اور مکان و زمان کا تعین دو نکات کے سوا ناممکن اور
محال ہے۔

یہ کائنات کیا ہے؟ مکان اور زمان کا مجموعہ ہے!

آپ ۲ نقطے فرض کریں • ———— •
ان دو نقطوں کے درمیان میں جو خلا ہے وہ مکان کہلائے
گا اور ایک نقطے سے دوسرے نقطے تک سمجھنے میں جتنا وقت
لگے گا وہ زمان کہلائے گا۔ یہ کائنات کیا ہے۔ دو نقطے ہیں۔
ایک عرش کا نقطہ اور دوسرا فرش کا نقطہ۔ ان دونوں نقطوں
کے درمیان جو خلا ہے جو ستارے ہیں جو سیارے ہیں جو شمس
و قمر ہیں جو افلاک ہیں جو کہکشاں ہے۔ یہ سب کچھ اس خلا
میں واقع ہیں۔ اور ابتداء سے انتہا تک جو وقت گزر رہا ہے
یہ زمان ہے۔

کائنات کے اس مکان و زمان کو قائم کرنے کے لئے دو
نقطوں کا تصور ضروری تھا تب ہی تو کائنات کی تخلیق ممکن
تھی۔ اسی لئے قدرت نے اس نور واحد کو ۲ حصوں میں
تقسیم کیا۔ اور نور کے ان دو نقطوں سے کائنات کا تصور
پیدا ہوا۔ لولاک لما خلقت الافلاک۔

یہ ۹ سیارے جو سائنس نے دریافت کئے ہیں۔
یہ شمس اور ستارے ہیں۔ یہ ۱۸ ہزار عالمین ہیں۔ یہ
۷ افلاک اور تجلیات آسمانی۔ یہ تمام یہ مادہ ہیں۔
یہ سب اسی کے طفیل ہے غرض۔

Presented by www.ziaraat.com

یہ کشش ہے ثقل

یہ رنگ ہے بو

یہ عرش ہے فرش

سب کچھ اس نور کے صدقے میں بنا - اور نور کن کے دو لفظوں کے ذریعے ہی تخلیق ہوا -

یہ نور کہاں رہا؟ — عرش کے نیچے

اور عرش کسی تخت کا نام نہیں ہے اور نہ ہی کرسی کسی نشستگاہ کا نام ہے بلکہ عالم امکان کے وہ بلند ترین حصے ہیں جن کو سمجھنا فہم انسانی سے بالاتر ہے -

عرش سے کم درجہ ہے کرسی کا — اور اس کی تعریف یہ ہے - وسع کرسیہ السماوات والارض — کرسی کی اتنی وسعت ہے کہ وہ تمام آسمانوں اور زمین کو گھیرے ہوئے ہے اور عرش اس سے بالاتر ہے جس کی وسعت کرسی سے بھی زیادہ ہے سوائے راسخون فی العلم — کے کوئی اس کی حقیقت کو نہیں سمجھ سکتا - ہم صرف اتنا کہہ سکتے ہیں کہ عالم امکان کی آخری حد کا نام ہے عرش! — جس کے نیچے محمدؐ و آل محمدؐ تسبیح کرتے تھے -

اس نوری مخلوق نے عرش کے نیچے ۹ ہزار سال تک اللہ کی عبادت کی اس عبادت کا ثواب کیا ہوگا؟

اس نور کے ایک جزو کے ایک آن واحد کے عمل کا ثواب عبادت الثقلین سے بڑھ کر ہے - اور یہ بھی ہماری سمجھ سے باہر ہے تو بھلا ۹ ہزار سال کی عبادت کا اجر ہم کیا سمجھ سکیں گے

اسی لئے تو بتایا نہیں گیا - کہ ہم سمجھ نہیں سکتے تھے - اگر تھوڑا سا بتایا بھی گیا تو اس سے بڑی اجر کا نام ہے "اللہ کی رضا" - اب اگر سمجھ لو تو تمہاری خوش قسمتی!

میرے دوست! تم نور کو تسلیم کرو یا نہ کرو - مگر دنیا کے سائنس دانوں کا علم جس قدر بڑھتا جا رہا ہے وہ نور کی حقانیت کو تسلیم کرتے جا رہے ہیں کولمبیا یونیورسٹی امریکہ کے شعبہ فزکس کے صدر فرماتے ہیں کہ ایٹم بم اور فضائی مصنوعی سیاروں کے مسلسل تجربات سے یہ پتہ چلا ہے کہ کائنات میں جب کچھ بھی نہ تھا - اس وقت ایک نور کا شعلہ چمکا اس سے فضا میں ایک دھماکہ ہوا اور اس شعلہ نور سے الیکٹرون اور پروٹون ذرات نوری (مثبت و منفی) فضا میں پھیل گئے - جن کے آپس میں ملنے سے چیزیں وجود میں آگئیں - چاند سورج بنا - ستارے بنے - کہکشاں بنی اور دنیا بنی اور جب نور کا درجہ حرارت سو لاکھ سے کم ہو گیا - تو الیکٹرون اور پروٹون آپس میں مل گئے اور یہ کائنات وجود میں آگئی - یہ ایک ایسا شعلہ تھا جس کی کنہ ذات تک انسانی فکر نہیں پہنچ سکتی - لیکن قدرت و حکمت مطلقہ نے گتھی سلجھا دی اور فرمایا کہ وہ ایک نور تھا بہت ہی جامع اور مکمل — جو سبب تخلیق موجودات بنا اور اللہ نے کہہ دیا - لولاک لما خلقت الافلاک — اور رسول اکرمؐ نے مزید توضیح فرمائی اول ما خلق اللہ نوری سمجھنے والوں کے لئے دنیا اور سمجھانے کی کوشش فرمائی —

Presented by www.ziaraat.com

انا و علیؑ من نور واحد

اب آیئے علم البرق پر ایک اچھوتی سی نظر ڈال کر شمع ایمان
کو فروزاں کیجئے کہ میٹر سے جو بجلی گھروں میں مہیا کی جاتی ہے
اس میں سے ۲ تار نکلتے ہیں ایک مثبت کہلاتا ہے اور
دوسرا منفی۔

یہ دونوں تار ایک "سوئچ" میں لگ جاتے ہیں جن کے
دبانے سے سارے قمقمے روشن ہو جاتے ہیں۔ اسی اصول
پر تمام تاروں کو آگے بڑھایا جاتا ہے۔ یہ برق کا ضابطہ
خاص ہے اور کتنا عظیم ہے وہ خدا جس نے اسی ضابطے
کے ماتحت نورانیین کو خلق فرمایا۔

انا و علیؑ من نور واحد
رسولؐ قوت مثبت اور علیؑ قوت منفی

رسولؐ نے رسالت کا بوجھ اٹھایا۔ علیؑ نے ان کی تصدیق کی

امام جماعت رسولؐ بنا — امام امت علیؑ بنا۔
حق کی طرف رسولؐ نے بلایا — سینہ سپر علیؑ رہا۔
قرآن کے لفظ رسولؐ لے آئے — تفسیر علیؑ نے کی۔
سپہ سالار اسلام رسولؐ رہا — علمدار علیؑ رہا۔
رحمت کی آنکھ ہیں رسولؐ — غضب کا پیکر علیؑ۔
زبان سے جہاد رسولؐ نے — تلوار سے جہاد علیؑ نے
کیا۔
جنت و نار کے مالک رسولؐ — قسیم النار والجنۃ علیؑ

شہر علم رسولؐ — باب مدینۃ علم علیؑ
سلطان دین و دنیا رسولؐ — وزیر با تدبیر علیؑ
نبی "رسولؐ" کہتے — علی "وصیؑ" کہتے

گویا میزان عدل سے تقسیم بالکل برابر برابر کی ہوئی تھی۔
قوت برقیہ کے ۲ حصے ہیں ایک حصہ "نکلیس" کہلاتا ہے۔
دوسرے حصے کو الیکٹرون پروٹون "کہتے ہیں"۔
نکلیس "مرکز نور" ہے یا جسم نور کہہ دیا جائے اور
دوسرا حصہ اس کا بہ حیثیت نفس ہے یعنی مرکز نور سے نکلنے
والی قوت۔ ایک دوسرے سے بالکل انسان و اشکل
نیوکلیس اور الیکٹرون ایک مرکز نور سے "الیکٹرون" قوت حاصل کرتا ہے۔
ہوتے ہیں۔ مرکز نور تقسیم کرتا ہے جس طرح خدا نے رسولؐ
اور حیدرؑ سے آگے تقسیم کیا۔ علیؑ باب مدینہ علوم ہیں۔
سے لیا اور مخلوق میں تقسیم کیا۔ علیؑ کی معرفت ملا۔
جو کچھ دنیا والوں کو رسالت کی بارگاہ سے ملا علیؑ کی معرفت ملا۔
سائنس کا یہ فیصلہ ہے کہ مرکز نور جس قدر طاقتور ہوتا ہے
اسی کے الیکٹرون بھی اتنے ہی طاقتور ہوتے ہیں۔ چونکہ نور
رسول اکرمؐ ہیں مرکز نور۔ نور اول۔ بلکہ نور حقیقی۔
ان کے الیکٹرون میں بھی قوت کل ہوگئی اسی لئے تو قدرت
اس قدرت کے ذرا سے تغیر فراز نے تمام سے باز کیا
بخشی ایسی قوت جو کسی بھی قوت سے ہلا نہیں سکتی اور
جنبش نہیں کر سکتی۔

Presented by www.ziaraat.com

الیکٹرون اور مرکز نور ایک ہیں دو اور دو مل ایک ہوتے
ہیں یہ جدا کر دیئے جائیں تو دو ہو جائیں۔ اکٹھے کر دیتے ہیں۔
ولیکن ہو تو ہمیں مرونا کائنات نے بھی اسی بات کی تصریح فرمائی
ہے کھل کے بھی۔ جسم جیسی روح کے رہتی۔ دمک بھی
ـــــ یہی الیکٹرون کا ثبات ہیں زندگی کا "سبب" ہیں۔
اپنے مرکز نور سے لے کر تمام قسم کے مادوں میں حیات قائم
کرتے ہیں۔ رسول اکرم کی ان روحانی قوتوں میں یہی
بات ہے کہ ذوات مقدسہ زندگی تقسیم کرنے والے ہیں
اسی لئے حی مطلق ہیں۔ جس سے تعلق توڑ قطع کر لیں۔
ان کو موت آجاتی ہے جن سے تعلق اور وابستہ کر لیں
ان کو زندگی ملتی ہے۔

یہ امور خانہ زندگی کے تقسیم کرنے والے ہیں زندگی موت
خوشی غم صحت مرض تقدیر تدبیر سب انہیں کے اختیار
میں ہے۔

اسی بات کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت جناب امیر
علیہ السلام نے فرمائی ہے۔ ارشاد فرمایا۔

انا دحوت ارضہا — میں نے زمین کا تختہ بچھایا
وانشات جبالہا — میں نے پہاڑوں کی میخوں کو قائم کیا۔

وفجرت عیونہا — میں نے چشموں کو جاری کیا
وشققت انہارہا — میں نے نہروں کو شق کیا

واضحیت شمسہا — میں نے سورج کو ضیاء بخشی
واطلعت قمرہا — میں نے قمر کو طلوع کیا۔
وانا بحر القمقام الزاخر — اور میں قدرت کا ایک موجیں مارنے والا سمندر ہوں۔

انا الاول — انا الآخر — انا الظاہر —
انا الباطن وانا بکل شیء علیم —
اور جس جس شے پر لفظ شئے کا اطلاق ہو سکتا ہے
میں اس کا عالم ہی نہیں اول۔ علیم اول۔

تمت بالخیر

(لاہور آرٹ پریس انارکلی لاہور)
خوشنویس محمد نواز لاہور

Presented by www.ziaraat.com